عربی قصیدہ مع منظوم اُردو ترجمہ

قصیدۂ امینیہ

مصنف
حضرت پیر سیّد امین علی شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

صائم چشتی ریسرچ سنٹر فیصل آباد

عربی قصیدہ مع منظوم اُردو ترجمہ

قصیدہ امینیہ

مصنف
حضرت پیر سیّد امین علی شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

صائم چشتی ریسرچ سنٹر فیصل آباد

نام کتاب : قصیدہ امینیہ

مصنف : حضرت سید امین علی شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

پہلا ایڈیشن : 1962ء

دوسرا ایڈیشن : 1985ء

انٹرنیٹ ایڈیشن: 2023ء

ملنے کا پتہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

صائم چشتی ریسرچ سنٹر

ایوان صائم رحمت ٹاؤن فیصل آباد 03006674752

قصیدہ امینیہ کا منظوم اُردو ترجمہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْد! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت علامہ پیر سید امین علی شاہ نقوی نے ''قصیدہ امینیہ'' کے نام سے ایک پانچ فصلوں پر مشتمل طویل قصیدہ عربی زبان میں نظم فرمایا جس کی علماء و مشائخ نے تحسین فرمائی مگر اِس قصیدہ کا منظوم اُردو ترجمہ نامور نعت گو شاعر اور کتبِ کثیرہ کے مترجم حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس پر بہت کم لکھا گیا۔ اِس لیے بندہ ناچیز اِس مقالے میں اِس منظوم ترجمے کا جائزہ پیش کرے گا۔

قبلہ شاہ جیؒ نے ''قصیدہ امینیہ'' کی پہلی فصل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں دوسری فصل حضور محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ عیہ کی مدح میں، تیسری فصل آپؒ کے وصال شریف کے حالات نظم کرنے کے اور چوتھی فصل شیخ المشائخ السید شاہ محمد بٹھہ دوہی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں اور اس کی آخری اور

پانچویں فصل اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات اور حاجات پیش کرنے کے لیے عربی زبان میں نظم فرمائے تھے۔جس کا وزن انھوں نے ''فاعلاتن فاعلاتن فاعلن'' رکھا تھا۔

علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وزن پر اُردو زبان میں اس کا منظوم اُردو ترجمہ فرمایا جو اپنی مثال آپ ہے آپ نے بقول نقوی شاہ صاحبؒ۔

''نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ عارفانہ عاشقانہ ترجمہ سپردِ قلم فرمایا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ عاشقانہ ترجمہ بے نظیر ولا جواب ہے۔

ہر لفظ ہے خوب اور ہے ہر شعر خُوب تر
طرزِ بیاں شگفتہ و شفتہ و پُر اثر

آپ کے ترجمہ میں جو سوز و گُداز ہے اس کا اندازہ قارئین حضرات خود لگا لیں۔ ہاتھ کو کنگن آرسی کیا، اور مزید خوبی یہ ہے کہ آپکا ترجمہ عربی قصیدہ کے وزن و بحر عین مطابق ہے اور وہی طرزِ ادا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔''

میرے خیال میں علامہ صائم چشتیؒ نے یہ ترجمہ فرما کر عربی

قصیدہ کی تفہیم کو ہی ممکن نہیں بنایا بلکہ قبلہ شاہ صاحب کے بیان کردہ مضامین کو ایسی خوبصورتی سے بیان کیا ہے کہ طبیعت عش عش کر اُٹھتی ہے ۔جس طرح قبلہ نے عربی قصیدہ حضور محدث اعظمؒ کے خاص فیضان سے نظم فرمایا۔ اسی طرح اس کے ترجمے میں بھی اسی فیضان کا رنگ جھلکتا ہے۔

''قصیدہ امینیہ'' کی پہلی فصل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح کے لیے خاص ہے۔ علاّمہ صائم چشتی نے لفظی ترجمہ کرنے کی بجائے بامحاورہ اور سلیس ترجمہ فرمایا اور ضرورت کے تحت عربی قصیدہ سے ہٹ کر بھی کچھ الفاظ اضافی طور پر نظم فرمائے جن کی وجہ سے قصیدہ کے مضامین خوبصورت نظر آنے لگے۔

مثلاً پہلا شعر دیکھئے قبلہ شاہ جی نے عربی میں لکھا:

اَحْمَدُ الْمَوْلٰی اِلٰہَ الْعَالَمِیْنْ

سَلَّمَ اللّٰہُ عَلَی النُّوْرِ الْمُبِیْنْ

لفظی ترجمہ تو یوں تھا: میں مولیٰ کی حمد کرتا ہوں جو سارے جہانوں کا معبود ہے۔ اللہ سلام بھیجے نُورِ مبین (محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) پر۔

مگر علامہ صائم چشتی کا آسان سلیس اور بامحاورہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

حمد کرتا ہوں میں تیری اے خُدا
بھیج اپنی رحمتیں بر مصطفیٰ

اسی طرح انھوں نے ہر شعر میں شاہ صاحب کے مضمون کا لحاظ بھی بنایا اور اس کے ترجمہ کو وزن و بحر کے مطابق آسان اور سلیس بھی بنایا جس سے ترجمہ خود ایک شاندار قصیدہ بن گیا ہے۔

ایک شعر کے ترجمہ میں فرماتے ہیں:

مومنوں کی جان سے بھی ہیں قریب
ربِ عالم اور محبوبِ خُدا

قبلہ شاہ صاحب نے ایک شعر میں ایک نحوی نکتہ بیان فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت ایسے ہے جیسے فعل کی مصدر سے ہوتی ہے اس نکتے کو علّامہ صائم چشتی نے جتنی خوبصورتی اور سلاست سے اُردو میں ادا کیا ہے یہ انہی کا حصہ ہے مثلاً:

ان کی نسبت ہے یہی آدم سے بس
فعل ہو مصدر سے جیسے رونما

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سایہ نہ ہونے کا بیان کتنی خوبصورتی سے فرماتے ہیں:

چشمِ آدم نے نہیں دیکھا کبھی
ظلِ پاک حضرتِ خیرالوریٰ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ پاک کی عظمت کے حوالے سے ایک اہم نکتہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان فرمایا تھا اور قبلہ شاہ صاحب نے بھی۔ مگر صائم چشتی صاحبؒ نے ترجمہ میں تو کمال کر دیا فرماتے ہیں:

جو بھی لکھا ہے سر لوحِ قلم
ایک حصّہ ہے یہ ان کے علم کا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات اور انبیاء کے معجزات کی نسبت شعر دیکھئے:

لے کے آئے معجزے سارے نبی
ہیں سراپا معجزہ شاہِ ہُدیٰ

قبلہ شاہ صاحبؒ نے حضور کی شان لولاک کا بیان کرتے

ہوئے حدیث کا ذکر نہیں فرمایا تھا مگر علامہ صائم چشتی نے بلاغت سے اس کا بھی ذکر فرمایا:

ہے حدیثِ پاک کا مفہوم یہ
کچھ نہ ہوتا گر نہ ہوتے مصطفٰی

اسی طرح ترجمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آسمانوں اور زمین پر دو دو وزراء کا بیاں کتنی سلاست سے فرمایا۔ ملاحظہ کیجئے۔

ہیں فرشتوں میں یہ دو ان کے وزیر
میکائیل و جبرئیل باصفا
اور انسانوں میں بھی ہیں دو وزیر
یعنی صدیق و عُمر گنجِ سخا

اب یہ دونوں اشعار میں باصفا اور گنجِ سخا صفات کا بیان علامہ صائم چشتی کے ہے۔ اسی طرح غیر اللہ کو سجدہ حرام کے موضوع کو ایک شعر میں کیسے بیان کرتے ہیں:

سجدۂ سر ان کو لیکن ہے حرام
ہے یہی بس مسلکِ احمد رضا

مسئلہ ختمِ نبوت پر ترجمے کے اشعار دیکھئے کہ اپنی طرف سے منکرِ ختمِ نبوت کے لیے بے حیا کا بھی اضافہ کیا ہے۔

بعد انکے آنہیں سکتا نبی
ہے مخالف اِس کا یکسر بے حیا
جو بھی دعویٰ اب نبوت کا کرے
وہ ہے جھوٹا اور بے شک پُرخطا
ہے فسادی اور مردود و خبیث
اور ہے وہ منکرِ دینِ خُدا

آخری شعر میں امین کے ساتھ تخلص صائم کا بھی ذکر کرتے ہیں:

کیا کریں ان کی ثنا صآئم امینؔ
جبکہ خالق ان کا ہے مدح سرا

اسی طرح وہ دوسری فصل میں حضور محدث اعظم پاکستان کی شان میں اپنے اسی انداز کو برقرار رکھتے ہیں اور ترجمہ میں بہت سے ایسے الفاظ لاتے ہیں جو قبلہ شاہ صاحب نہ لا سکتے تھے مثلاً پہلے شعر میں باصفا اور باسخا

اے مرے سردار شیخ باصفا
حجّت اسلام غوث باسخا

آپ کی مسکراہٹ پر شعر دیکھئے:

قہقہہ سے پاک تھی ان کی ہنسی
مسکراہٹ لب پہ رہتی تھی سدا

اب ان کی صفات میں ایک شعر دیکھئے:

مومنوں کے واسطے وہ پھُول تھے
منکروں کے واسطے تیغِ فنا

تیسری فصل میں آپ کے وصال کے حوالے سے پہلا شعر ملاحظہ فرمائیں:

وائے وہ شمسِ طریقت چُھپ گیا
بلکہ پھر چُھپ گئے احمد رضا
کرتے کرتے ذکر پاک کبریا
شیخ میرا واصلِ حق ہوگیا

پھر لکھتے ہیں:

مقصدِ رحلت ہے بس وصلِ حبیب
جان دیکر دین کو زندہ کیا
ان کا چُپ جانا ہے مرگِ اتقیا
موت عالم کی ہے مرنا آپ کا
ہیں زمین و آسماں گِریہ کُناں
ہوگئی دُنیا یتیم و بے نوا

جنازے پر رحمت کی برسات کا منظر ترجمہ میں ملاحظہ فرمائیں:

ان کے جسدِ پاک پر انوار کی
کر رہا برسات تھا ربُّ العُلیٰ
چیخ کر بیہوش خادم ہوگئے
قبر میں تابوت جب رکھا گیا

آخر میں اپنی طرف سے ایک شعر لکھتے ہیں جو ترجمہ نہیں ہے:

آپ کے ہی فیض سے صائم امین
یہ قصیدہ پاک ہے پُورا ہُوا

چوتھی فصل میں سید امین علی شاہ نقوی کے والد محترم پیر سید شاہ محمدؒ کی

شان میں لکھے گئے عربی قصیدے کے ترجمہ میں بھی بحر و وزن کا پورا
پورا خیال رکھتے ہوئے فصاحب و بلاغت کے دریا بہاتے ہیں دیکھئے:

شاہ محمد سید و شاہِ ہُدیٰ
ناصرِ دینِ محمد مصطفیٰ
خلق کے محسن مسلمانوں کے تاج
نُور چشمِ کاکلان و اتقیاء
منبع علم و کرم ہے ان کی ذات
طالبوں کا حال ان پہ ہے کُھلا
مرجع اہلِ صفا ہے ان کی ذات
نسب ہے نقوی حُسینی آپ کا
ان پہ ہو صلوات کی بارش مدام
جو ہیں محبوبِ خُدا خیر الوریٰ
شاہ محمد پر بھی ہوں لاکھوں سلام
اور سردارِ علی میرے اَبا

اسی طرح قبلہ شاہ صاحب نے اس قصیدہ میں اپنا پورا سلسلہ نسب بھی

بیان فرمایا ہے جسے اسی خوبصورتی کے ساتھ صائم چشتیؒ نے اُردو میں نظم فرمایا: ایک جگہ صحابہ اور اہلِ بیت کی شان میں کیا خوب لکھا ہے:

منکرِ اصحابِ سرکارِ جہاں
بالیقیں ہے منکرِ آلِ عبا
آلِ احمد ہے سفینہء نجات
اور صحابہ ہیں ستارے باخدا

قصیدہ امینیہ کی پانچویں اور آخری فصل میں مناجات یوں پیش کرتے ہیں کہ قبلہ شاہ صاحب کی مکمل نمائندگی فرماتے نظر آتے ہیں دیکھئے:

مصطفیٰ پر ہوں ترے لاکھوں سلام
اے خُدائے پاک ربِ دوسرا
بھیج یارب ان پہ رحمت اور سلام
شان میں جنکی ہے ختم الانبیاء
ہے امیں مخدوم و مولا اور پھر
نائب و شاگر ہے ابوالفضل کا

خاتمہ بالخیر فرما اے خُدا
اور محمد کی شفاعت کر عطا
اہلسنّت حنفی المذہب ہوں میں
ہے یہی اسلام کا حق راستہ
میرا مسلک چشتی رضوی قادری
ہے نسب نقوی مرا امین کا

آخری شعر کا علامہ صائم چشتیؒ نے ترجمہ نہیں فرمایا تھا اس لیے اگر اس کے وزن بحر میں غلطی ہو تو یہ میری طرف سے ہے۔ درستی کے لیے رہنمائی چاہتا ہوں۔ الغرض علامہ صائم چشتی کا یہ منظوم ترجمہ اشعار کے منظوم تراجم میں اپنی مثال آپ ہے جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے اسے سہل ممتنع کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ ترجمہ استادِ محترم کے قادر الکلام ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

پروفیسر جعفر قمر سیالوی
چیف آرگنائزر انجمن اساتذہ پاکستان۔ عربی لیکچرار گورنمنٹ کالج

۷۸۶
۹۲

کتاب مستطاب مسمیٰ باسم تاریخی

القصیدۃ الاثیرہ

۱۳ ۸۲

فی شان صاحب ھمۃ الاوصاف الکثیرہ

۱۹ ۶۲

— ملقب بہ —

قصیدہ امینیہ

— از قلم —

صاحبزادہ سید امین نقوی لاہور

— * —

مترجم

حضرت صائم چشتی

مکتبہ دار ثنی

(طبع اول)

بسم الله الرحمن الرحيم

لا إله إلا الله محمد رسول الله

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله

وعلى آلك واصحابك يا حبيب الله

انتساب

ع

بنام شاہد نازک خیالاں - عزیز خاطر آشفتہ حالاں

میں اس حسین تالیف کو ذریعۂ نجات و مغفرت سمجھتے ہوئے اپنے آقائے نعمت شیخ طریقت رہبر شریعت قطب زماں محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ الحاج مرشدی ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کے روحانی فیض و برکت و نورانی تعلیم و تربیت سے مجھے اس کے لکھنے کی توفیق حاصل ہوئی، کے نام نامی و ذات گرامی سے نہایت ادب و احترام کے ساتھ منسوب کرتا ہوں،

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

آپ کے بے پناہ فیوض و برکات کا امیدوار

محمد ابن شاہ نقوی

فاضل لائلپوری

★

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

پیش لفظ

حضرت شیخ المشائخ قطب عالم محدث اعظم استاذ العلما مولانا علامہ الحاج ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد دل میں بارہا شوق پیدا ہوا کہ حضرت صاحب قدس سرہ کی شان اقدس میں ایک عربی تاریخی قصیدہ شریف تحریر کروں مگر اپنی کم ہمتی و بے بضاعتی و عدیم الفرصتی کے باعث اس عظیم الشان و فقید المثال کام کا بیڑا اٹھانے کی جرأت و جسارت نہ ہوتی تھی ؎

کہاں میں اور کہاں جادو بیانی
نگاہِ شیخ کا سارا اثر ہے

بالآخر دل کی محبت و جذبات نے جھنجھوڑا اور کہا اٹھ ہمت کر پس خدا و مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کا نام پاک لے کر قلم پکڑا اور لکھنا شروع کیا تو یقین جانیے حضرت قطب عالم کا اس قدر روحانی فیضان ہوا کہ ادھر تو پیش نظر ایجاز و اختصار اور اُدھر معلومات کا ایک بحر ناپیدا کنار، تاہم عنان قلم کو روکتے روکتے پانچ فصلوں پر مشتمل بیان اور ان چند اوراق کی

اشاعت وطباعت کا سامان ہوا ؏

موج میں جب آ گئے قطرے کو دریا کر دیا

اور آپ کے سنِ وصال شریف کی مناسبت سے اس پہلے حصے کا عربی تاریخی نام القصیدۃ[۸۲] الاثیرۃ[۱۴ھ] ———

فی شان صاحب[۶۲] ھمۃ[۱۹] الاوصاف الکثیرۃ

المعروف قصیدہ امینیہ رکھتا ہوں اور اس کے بعد اس کا دوسرا حصہ بھی اسی نام سے عربی نظم میں عنقریب شائع کروں گا جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور کمالات و معجزات کا بیان ہوگا۔ (انشاء اللہ العزیز) اور اب علمائے کرام ومشائخ عظام وماہرین فن عروض سے التماس کرتا ہوں کہ چوں کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان مشہور ہے اور قرآن حکیم میں فوق کل ذی علم علیم مذکور ومسطور ہے لہٰذا مجھ سے اگر کسی جگہ الفاظ کی بندش زبان کی سلاست فصاحت و بلاغت فاعلاتن[۱] فاعلاتن فاعلن کی رعایت میں کوئی لغزش وکوتاہی ہو گئی ہو تو مجھے نشانۂ ملامت بنانے اور طعن وتشنیع کے تیر برسانے کی بجائے اصلاح و درستگی فرما کر مطلع فرمادیں کیونکہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ آپ حضرات کی موجودگی میں ؏ گاہ باشد کہ کودکے ناداں - بر ہدف زند تیرے کے مطابق ......

... مجھ جیسے ناچیز کا قلم اٹھانا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے

۱؎ ہیں قصیدہ پاک کے اوزان یہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مگر میں نے تو اپنے آپ کو علمائے کرام ومشائخ عظام وشعرائے ذی الاحترام کا خوشہ چین سمجھ کر اور اس کام کو کارِ خیر و توشۂ آخرت جان کر یہ حسین کوشش کی ہے ؏

نازم بسرمایۂ فضلِ خویش - بدریوزہ آوردہ ام دست پیش

گو میرے بعض بزرگوں نے مجھے امام الشعرا شاعر جمیع السنہ فصیح و بلیغ ابوالعرب ادیب اریب وغیرہم خطابات سے نوازا ہے مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ محبت آمیز و حسن ظن پر مشتمل الفاظ و کلمات مجھے اپنی سد و حد سے متجاوز نہ کر سکے ؏ من آنم کہ من دانم، ہاں یہ بات ضرور کہتا ہوں کہ مجھے علم ادب عربی سے محبت و عشق ضرور ہے اور ہونا بھی چاہیئے، کیونکہ قرآن عربی، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم عربی، اور اہل جنت کی زبان عربی ہے - اور میں چاہتا ہوں کہ ابنائے زمانہ عربی کو نظر انداز نہ کریں بلکہ اسے فروغ دینے کی زیادہ سے زیادہ کوشش فرمادیں ؏

مراد ما نصیحت بود و گفتیم

حوالت با خدا کردیم و رفتیم

اور ساتھ ہی میں حضرت صائم چشتی مدظلہٗ کا تہ دل سے ممنون و مشکور ہوں کہ جنہوں نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ عارفانہ عاشقانہ ترجمہ سپرد قلم فرمایا اور میرے ارادہ و نیت میں میرا ہاتھ بٹایا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کا یہ عاشقانہ ترجمہ بے نظیر و لاجواب ہے۔

ع ہر لفظ خوب اور ہے ہر شعر خوب تر

طرز بیاں شگفتہ و شفتہ و پُر اثر

اور آپ کے ترجمہ میں جو سوز و گداز ہے اس کا اندازہ قارئین حضرات خود لگالیں ع ہاتھ کنگن کو آرسی کیا، اور مزید خوبی یہ ہے کہ آپ کا اردو ترجمہ عربی کے وزن و بحر کے عین مطابق اور وہی طرز ادا ہے ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ -

آخر میں بارگاہ الوہیت میں دست بدعا ہوں کہ الٰہی جس طرح تو نے اپنے افضل الرسل والانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا اور موجودہ دور کے افضل الاولیا مرشدی محدث اعظم پاکستان کی شان پاک اور تمام السنۂ مخلوق سے افضل زبان عربی اور اس کا نفیس ترجمہ لکھنے کی خدمت مجھ اور صائم سے لی ہے اسی طرح تو ہمیں حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے افضل نعم یعنی خاتمہ بالخیر کی دولت و نعمت بھی عطا فرما اور حشر کے دن اپنے محبوب و مقبول بندوں میں اٹھا اور سب جنتوں سے افضل جنت الفردوس میں ہمارا مقام و مسکن بنا ع

تجھے فضل کرتے نہیں لگتی بار

نہ ہو تجھ سے مایوس امید وار

محمد امین شاہ نقوی

خطیب جامع مسجد رضا آباد، لائلپور

قطعہ

اللہ اللہ یہ کتاب مستطاب و دلپذیر

اس کا ہر اک شعر وجہ طلعتِ ایمان ہے

ہے مصنف اِس کا نقوی سا ادیب نکتہ داں

اور مترجم اِس کا صائم صاحب عرفان ہے

مصرع مصرع میں ہے طوفان فصاحت موجزن

سلکِ مرِ دارید ہے یا موتیوں کی کان ہے

کار فرما شعر کے پردے میں ہے عشقِ نبی

ہر بیاں دلچسپ اس کا تازہ ہر عنوان ہے

کام آسکتا نہیں محشر میں حامد زہد خشک

درحقیقت عشق عفو و عفو کا سامان ہے

حامد الوارثی

تقریظ

قبلہ عالم حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم شہر لائل پور

شاہ جی کا قصیدہ شریفہ بعض مقامات سے دیکھا فصاحت و بلاغت سے مزین پایا در اصل یہ ازلی حصہ تھا جس کی امانت کا امین شاہ صاحب نقوی کو امین بنایا گیا تھا اور اب وہ امانت کتابی صورت میں سید صاحب کیطرف سے شائع ہوئی ہے جو اپنا جواب آپ ہے اور آج تک اس شان کا قصیدہ حمیدہ پاک و ہند سے شائع نہیں ہوا اور نہ ہی کسی عالم نے موجودہ دور میں ایسا پُرجوش و بے مثال قصیدہ عربیہ لکھنے کی حسین کوشش فرمائی ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ع

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور فی الحقیقت قبلہ شاہ صاحب کو خداوند عالم نے تدریس و تقریر و تحریر میں مہارت و تجربہ عطا فرمایا ہے اور خصوصاً علم ادب عربی تو آپ کو ورثہ میں ملا ہے، "اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ"

اور یہ عربی تاریخی قصیدہ میرے اس دعوے اور سید صاحب کے درخشندہ مستقبل کی بین دلیل ہے دعا ہے کہ یہ قصیدہ دیگر عربی قصائد کی طرح مقبول و محبوب ہو اور شاہ صاحب کو عمر نوحی و عمل خضری نصیب ہو ؎

حماك الله من كل البلايا

جزاك الله فى الدارين خيرا

قاضی محمد فضل رسول عفرلہٗ مہتمم دار العلوم جامعہ رضویہ لائلپور

تقریظ

محقق بے بدل مدقق بے مثل آفتاب علم وفضل جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب دامت عنایاتہم شیخ الحدیث مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ لائل پور شریف،

طالعت القصیدۃ التی نظمها الفاضل المحترم العلامۃ السید محمد امین نقوی زادہ اللہ مجداً من بعض مقاماتها وجدتها لاداء المفاهیم اجود واحسن من القصائد التی الفها بعض تلامذۃ الشیخ القطب الامام المسلم سیدی الکامل البحر المتلاطم مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ الاحد الصمد وادعو اللہ العلی الکبیر ان ینفع بها المسترشدین وهو حسبی ونعم الوکیل

العبد الفقیر غلام رسول غفرلہ

تقریظ

قدوۃ الفضلاء عمدۃ العلماء زبدۃ الصلحاء نیّر برج اتقاء حضرت علامہ مولانا ابو سعید محمد امین صاحب مدظلہ العالی مفتیٔ اعظم مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ شہر لائلپور شریف

الحمد لله الذی خلق الانسان فعلمه البیان والصلوٰة والسلام علیٰ سیّد الانس والجان ٥ وبعد فقد طالعت القصیدة التی صنفها سیّدی المکرم ومخدومی المعظم الفاضل الحسین الجمیل والحبر الجلیل الجزیل الذکی الالمعی والنحریر الیلمعی والادیب الوعوعی مولانا المعروف بالنقوی الذی وافق اسمی باسمه السامی حفظه الله الولی القوی عن حاسد وغوی (صنّفها) بترکیب عجیب وترتیب مصیب به ببیان فصیح و تشریح مليح وتطبیق صریح وتوفیق صحیح فی مدح حبِّ سید الکون والمکان المعروف

فی البلاد بمحدث باکستان علیہ الف الف رحمۃ
من الرب الدیان فی کل حین و آن (طالعتہا) من
مقامات متعددۃ وصفحات متبددۃ فوجدتہا
نبراس العرفان بل ہی الدعوٰی مع البرہان
رزقنا اللہ وصاحب القصیدۃ اتباع طریقۃ
المدیح بہٰذہٖ القصیدۃ الامینیۃ فی کل امر
الرضوان لا سیما التحبب باہل الایمان والتجنب
عن اہل الطغیان بجاہ حبیبہٖ الذی علمہ
ما سیکون وما کان خلقہ فعلمہ البیان و
وببرکۃ اولی الکرم والخیر والاحسان برحمتک
یا رحمٰن یا دیان یا سبحان

....

قالہ بفمہٖ ورقمہ بقلمہٖ ابوسعید غفرلہ الرحمٰن
المنان خادم دار الافتاء بالجامعۃ الرضویہ
مظہر الاسلام الواقعۃ ببلدۃ لائلفور بالباکستان

تقریظ

فاضل نوجواں مقررِ شعلہ بیان افتخارِ زماں خطیبِ پاکستان حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب خطیبِ اعظم محلہ منصور آباد لائلپور شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدت وارادت کے مہکتے ہوئے پھولوں کا ایک حسین گلدستہ ہے جو ایک قصیدے کی صورت میں شہزادہ پیر سید محمد امین شاہ صاحب نقوی نے محدث اعظم پاکستان علامہ پیر محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ میں پیش کیا ہے۔ ورنہ کہاں حضرت یوسف علیہ السلام کی خریداری اور کہاں مصر کی اس مفلس مگر مخلص بڑھیا کی سوت کی اٹّی۔ شاہ صاحب نے جس سلیس عربی زبان میں قصیدہ لکھا ہے یہ ان کی علمی قابلیت دل و دماغ کی صفائی اور قلب سلیم کی ایک روشن دلیل ہے آپ نے اس حسین نذرانۂ عقیدت سے حضرت قطب عالم محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدتمندوں اور شاگردوں پر جو احسان کیا ہے وہ قیامت تک ایک نجم سحر کی صورت میں چمکتا رہے گا۔ میری دلی دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب کو اس خدمت کے صلہ میں دین و دنیا میں ترقی عطا فرما دے آمین۔

نیازمند

صاحبزادہ افتخار الحسن طارق آباد لائلپور

تقریظ

ادیب بے نظیر علامۂ شہیر جناب حامد الوارثی صاحب مدظلہ

بعض سطحی علم رکھنے والے لِلشَّاعِرٍ مَجنُونٍ سے شاعری کی تضحیک کا پہلو نکالتے ہیں حالانکہ یہاں جنون کا مطلب جہل و حمق نہیں بلکہ محویت و استغراق مراد ہے اور اس آیت سے شاعری کی عظمت و اہمیت ظاہر ہوتی ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ سونا جواہرات کے سامنے کیا چیز ہے تو اس سے یہ مطلب لینا کہ سونا بڑی حقیر اور گھٹیا چیز ہے غلط اور محض غلط ہوگا زمانۂ جاہلیت میں اہل عرب شاعر کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے جیسا کہ ابونواس اور نابغہ وغیرہ کے حالات زندگی سے واضح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل ادبیت زبان دانی اور تاثیر کلام کے باعث بعض لوگوں نے آپ کو بھی شاعر سمجھا تو پروردگار عالم نے فرمایا کہ اے لوگو یہ میرے محبوب شاعر نہیں بلکہ نبی الانبیا ہیں، یعنی شاعری اگرچہ بیش بہا شے ہے مگر نبوت شاعری سے بہت بلند و بالا نعمت ہے (۱) ورنہ اگر شاعر کو پاگل ٹھہرایا جائے تو ان الشعر من الحکمۃ اور الشعراء تلامیذ الرحمٰن کے مقالات کہاں جائیں گے اور ظاہر ہے کہ پاگل انسان شعر کہہ بھی نہیں سکتا نہ وہ اصناف سخن اور محاسن شعری کا حامل ہی ہو سکتا ہے (۲) دوسرے حضرت ابوبکر صدیق علی المرتضیٰ حسان بن ثابتؓ وغیرہ اجل صحابہ رضی اللہ عنہم نے شعر کہہ کر

یہ ثابت کر دیا کہ شعر کہنا بشرطیکہ فحش اور بازاری اشعار نہ ہوں) دین حقیقت اور قوم و ملت کی گراں بہا خدمت ہے اور پھر امام اعظم اور قطب الاقطاب سید عبد القادر جیلانی، معین الدین چشتی اجمیری، بو علی قلندر، امام بوصیری، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، حضرت سلطان باہو قدست اسرارہم ایسے اکابر دین نے دیوانوں کے دیوان لکھ کر اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی حتیٰ کہ اس نفی کے باوجود خود نطق الہام پیمبر سے جنگ احد میں بے ساختہ کلام موزوں صادر ہو گیا ع انا النبی لا کذب - انا ابن عبد المطلب

اور حضرت مولانا روم - حافظ شیرازی، شیخ سعدی - مولانا جامی - امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہم کی مقبولیت و شہرت کا خاص باعث تو شاعری اور صرف شاعری ہی ہے (۳) سچ تو یہ ہے کہ محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و منقبت عبادات کی جان ہے آپ کی شان میں بے اختیار زبان پر شعر آ جاتے ہیں اور قرآن بھی تو آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی اور مدح و ستائش سے بھرا پڑا ہے جیسا کہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ حضور کا خلق پورا قرآن ہے

ع در عرصۂ محشر نہ خریدند بہ یک جو ہر دل کہ در واحمد مختار نباشد

(۴) جناب مولانا (صاحبزادہ سید) محمد امین نقوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایک قصیدہ شریف (بزبان عربی) پیش کیا ہے - اس کے بعد اپنے پیر و مرشد سیدی و مولائی قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں بھی ایک قصیدہ عربی زبان میں تحریر کیا ہے جس کا منظوم اردو ترجمہ فخر ڈیلپور

جناب حسام چشتی نے کیا ہے یہ دو نو قصیدے پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں قصائد کے اشعار میں عقیدت و محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے (۵)، قصیدہ کیا ہے عقیدت و محبت اور مذہبی معلومات کا ایک بیش قیمت خزینہ ہے جو بالخصوص علمائے کرام شعرائے عظام کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے. جناب مولانا (صاحبزادہ سید) محمد امین نقوی کا اس نوعمری (تقریباً ۲۲ سالہ عمر) میں ایسا عظیم کارنامہ واقعی ایک کرامت ہے اور ہو سکتا ہے کہ آپ کی بخشش و مغفرت کا سامان بھی یہی قصیدہ شریف ہی بن جائے آخر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک قصیدہ لکھنے ہی کے باعث مخبر صادق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مطہرہ سے نوازا تھا ؏

ففی فنائی فنا فنائی ٭ وفی فنائی وجدتُ اَنت

مخلص حامد الوارثی عفی عنہ

لائلپور

تقریظ

مولانا اشفاق احمد صاحب مدظلہ العالی کوٹلوی (آزاد کشمیر)

I have studied the auspecious panegyric of Shah sahib from varous angles. By the grace of God it is pregnant with revelations of deep truth. There was a spontaneous outburst of appreciation. I strongly believe that this panegyric will be of immense value and benefit to scholars and Laymen alike. I pray from the core of my heart that the Munificent - Almighty, in the name of the dignity of Mustafa (peace be upon him) grant the same immortal fame, and popular recognition which was bestowed upon the panegyrics of Burdah, Na-aman and others. (This prayer from me and Amen from the entire world).

Sd/ Ishfaq Ahmad Qureshi,
Kotli Azad Kashmir.

تقریظ

امام علم تجوید مرد میدان تجرید واقف اسرار توحید حضرت قبلہ مولانا دیدار الوارثی صاحب زید لطفہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد امین شاہ صاحب نقوی کی کتاب لاجواب قصیدہ امینیہ کو اکثر مقامات سے دیکھا حقیقت یہ ہے کہ قبلہ شاہ صاحب نے دریا نہیں بلکہ سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے اور جس خوش اسلوبی اور عرق ریزی اور رجانکاہی سے قصیدہ عربیہ کو تصنیف فرمایا ہے یہ پاک و ہند میں آپ ہی کا حصہ تھا ؎

ہے فروزاں علم میں تیرا جمال

اہل فن سے ہے عیاں تیرا کمال

اور شاہ جی کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں آپ نہایت اعلیٰ قسم کے ادیب، مدرس، مقرر، مصنف، شاعر اور فن تاریخ گوئی میں یدطولیٰ رکھتے ہیں ؏ آفتاب آمد دلیل آفتاب

گو ابھی کمسنی کا عالم ہے مگر علم و عمل کرم و فضل کے اعتبار سے جید علماء کی

صف اوّل ہی شمار ہوتے ہیں کیوں نہ ہو ؎

علی کا گھر ہی وہ گھر ہے کہ جس گھر کا ہر اک بچّہ

جہاں پیدا ہوا شیر خدا معلوم ہوتا ہے

اور قصیدہ امینیہ شاہ جی کی خداداد قابلیت فصاحت و بلاغت کا ایک بہترین نمونہ اور بیّن ثبوت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محدّث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خدام و تلامذہ آپ کی اس خدمت و محنت کی داد دیں گے اور اسے حرز جان بنا کر اس کے فیوض و برکات سے مستفیض و مستفید ہوں گے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم شاہ صاحب کی اس حسین کوشش کو زیور اجابت سے آراستہ فرمائے اور آپ کے علم و عمل میں ترقی و برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین ؎

تکلّم کردنش را ہر کہ بیند فاش میگوید

لسان حضرت حسّان او اندر دہاں دارد

فقیر دیدار شاہ وارثی

خادم مدرسہ وارثیہ نعیمیہ حزب القرآن لائل پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقصیدتی تبقی وھا انا اکتسی ثوب الفناء وکل شیءٍ فانِ

حشر تک باقی رہے گی یہ ہماری یادگار اور ہم تو ہیں گے سوئے رب احمد شہریار

سلہ

اسمائے باری تعالیٰ عزوجل

ھو اناللہ رب العلمینا	بجاہِ الحِبّ ختم المرسلینا ۱
ھو الوھّاب والرزّاق فینا	ودودٌ ماجدٌ نورٌ مبینا ۲
وقدّوسٌ و رحمٰنٌ رحیمٌ	عزیزٌ باسطٌ احدٌ متینا ۳
مھیمننا وجبّارٌ کبیرٌ	مصوّرنا لفی رحمٍ جنینا ۴
ومالکُ ملکِنا ملکٌ عظیمٌ	سلامٌ مؤمنٌ حقٌّ یقینا ۵
ھو متکبّرٌ حیٌّ کریمٌ	خبیرٌ واسعٌ فی کلِّ حینا ۶
وخالقنا وبارئنا قھّارٌ	وفتّاحٌ عضالِ الحازبینا ۷
علیمٌ قابضٌ حکمٌ رشیدٌ	معزٌّ رافعٌ عدلٌ ضمینا ۸

سلہ بحر مفاعیلن مفاعیلن فعولن ۳۴۱

۹ غفور واجد مغني غني … مجيب إذ دعا العبد الحزينا

۱۰ شكور واحد بر مذل … صبور نافع ضار مبينا

۱۱ سميع قادر محصي بصير … حليم باعث في يوم دينا

۱۲ لطيف جامع محي قوي … عفو مقسط هاد يقينا

۱۳ وأولنا وآخرنا حفيظ … وظاهرنا وباطننا زكينا

۱۴ مقدمنا مؤخرنا رقيب … معيد مبدئ للعلمينا

۱۵ ومقتدر ومنتقم علي … وتواب رؤف المؤمنينا

۱۶ هو والي وقيوم مقيت … وستار عيوب المذنبينا

۱۷ هو الصمد الجليل والكريم … ومانعنا من الشر المهينا

۱۸ حسيب العالم وهو المميت … وخافض كل كفار عمينا

۱۹ ومتعالي مجيد ذو الجلال … حكيم وارث للمسلمينا

۲۰ هو الباقي الحكيم والشهيد … وغفار وكيل الآثمينا

۲۱ حميد مالك الملك إله … به في الدين والدنيا رضينا

۲۲ ومنان وحنان وشاف … ميسر مشكلات الحائرينا

۵۰ التخفف للذروة

۲۳ دَعَی اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی اٰمِیْن بِفَضْلِکَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَا
۲۴ اَنَا النَّقْوِیُّ وَلَا اِسْلُبُوْا مَقَامِیْ
وَفِیْ دَھْرٍ دُعِیْتُ بِالْاَمِیْنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ پڑھ پڑھ کر دعا مانگے اس کی ہر دعا مستجاب اور ہر ضرورت پوری ہوگی اور وہ جنت میں داخل ہوگا چونکہ عموماً بزرگان دین ان کا وظیفہ پڑھتے ہیں اور نثر میں حفظ کرنا ذرا مشکل معلوم ہوتا تھا عربی میں منظوم کرکے پیش کئے گئے تاکہ آسانی سے یاد ہو سکیں۔ لہذا جو حضرات انہیں پڑھ کر دین و دنیا کی برکات حاصل کریں وہ میرے لئے خاتمہ بالخیر کی دعا فرما دیں کیونکہ میں نے اسی نیت سے نظم کی صورت میں پیش کئے ہیں ع

ہر کہ خواند طمعِ دُعا دارم
زاں کہ من بندۂ گنہگارم

آپ کا نقوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسمائے گرامی

شہنشاہِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام

سلامے یا رسول اللہ سلامے
فرستادم بدرگاہت پیامے

خدارا سوئے مشتاقاں نگاہے
بیاپے گر نباشد گاہے گاہے

سَلَامُ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَا
عَلٰی مَحْبُوْبِنَا نُوْرِ الْمُبِیْنَا ۲۵

مُحَمَّدُنَا وَ اَحْمَدُنَا بِرَبِّ
شَفِیْعٌ نَاصِرٌ لِّلْخَاطِئِیْنَا ۲۶

وَدَاعٍ قَاسِمٌ مَّهْدٍ رَّسُوْلٌ
وَهَادٍ وَّهُوَ مَاحِی الْکَافِرِیْنَا ۲۷

نوٹ حضور پاک علیہ السلام کے اسمائے مبارکہ پڑھنے سے پہلے ایک بار یہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔

اللھم صل علیٰ بدر التمام اللھم صل علیٰ نور الظلام اللھم صل علی مفتاح دار السلام اللھم صل علی الشفیع فی جمیع الانام

یا امام الرسل ویا سندی - انت باب اللہ ومعتمدی

وبدنیای وبآخرتی - یارسول اللہ خذ بیدی

وَمُختَارٌ خَلِيلٌ اَبطَحِيٌّ ۔ رَشِيدٌ خَاتَمٌ لِلمُرسَلِينَ ۲۸

شَهِيدٌ عَادِلٌ فَتَّاحُ عَضلٍ ۔ مُطِيعُ الحَقِّ مَهدِيُ الصَّادِقِينَا ۲۹

عَزِيزٌ فَاتِحٌ يٰسِينُ طٰهٰ ۔ رَحِيمٌ حَاشِرٌ فِي يَومِ دِينَا ۳۰

قُرَيشِيٌّ حِجَازِيٌّ نَبِيٌّ ۔ حَكِيمٌ مُؤمِنٌ نُورُ المَتِينَا ۳۱

اِمَامٌ عَاقِبٌ حَقٌّ خَطِيبٌ ۔ سِرَاجٌ حَافِظٌ لِلعَاشِقِينَا ۳۲

وَعَرَبِيٌّ وَاُمِّيٌّ كَلِيمٌ ۔ وَكَافِ عَالِمٌ نَاهٍ يَقِينَا ۳۳

هُوَ المُتَوَسِّطُ فِي كُلِّ شَيئٍ ۔ مُنِيرٌ نَاطِقٌ حِبُّ حَسِينَا ۳۴

وَحِبٌّ مُجتَبٰنَا مُرتَضٰنَا ۔ مُفَضَّلُنَا مُكَرَّمُنَا مَكِينَا ۳۵

مُذَكِّرُنَا مُصَدِّقُنَا بِحَقٍّ ۔ وَصَادِقُنَا وَسَابِقُنَا مُعِينَا ۳۶

وَصَاحِبُنَا قَرِيبٌ مُنتَقِيٌّ ۔ مُحَلِّلُنَا مُحَرِّمُنَا رَزِينَا ۳۷

حَسِيبٌ قَائِمٌ وَهُوَ المُنِيبُ ۔ شَكُورٌ آمِرٌ فِي كُلِّ حِينَا ۳۸

مُطَهِّرُنَا بِحَقٍّ مُصطَفٰنَا ۔ مُبَلِّغُنَا بِتَوحِيدٍ وَدِينَا ۳۹

تِهَامِيٌّ مُضَرِّيٌّ رَؤُفٌ ۔ حَرِيصٌ وَاعِظٌ لِلمُتَّقِينَا ۴۰

وَاَوَّلُنَا وَآخِرُنَا مَقَامًا ۔ وَظَاهِرُنَا وَبَاطِنُنَا يَقِينَا ۴۱

٤٢ مزملنا مدثرنا بشير — نذير حامد اولى ضمينا
٤٣ وبرهان ومنصور وشاف — ومكي ومدني معينا
٤٤ يتيم طيب طس حم — حبيب حجة للعارفينا
٤٥ نجي الله مشهود حفي — صفي الله حب السائلينا
٤٦ ترازي ومعصوم ولي — ومامون شهير متقينا
٤٧ وعبد الله مدعو قوي — مجيب مكرم غوث امينا
٤٨ وحبي كامل في كل قول — وفي دين وفي فعل حسينا
٤٩ هو الضار لقوم الكافرينا — مفيد نافع المسترشدينا
٥٠ وذو عز وذو فضل مطاع — وعين الغر سعد الله فينا
٥١ وروح القسط موصول اجير — وجيه ناصح بر مكينا
٥٢ شفيق مصلح غيث غياث — ورحمته كفيل يوم دينا
٥٣ وبشرى عروة وثقى وكيل — صراط مستقيم باليقينا
٥٤ وذكر الله سيف الله صدق — ودافع كربة المستنجدينا
٥٥ وحيد احيد محمود رب — ومصباح ومنجي الصادقينا

وحاضرنا وناظرنا بحق — مفید وارث للمؤمنینا ٥٦

وحب تمالك ملك اله — كريم واهب النعمى ركينا ٥٧

واعطى الله للمحبوب دوما — خزائن غيبه حقا يقينا ٥٨

ولا معبود الا الله حقا — هو المسجود عند المسلمينا ٥٩

ويفنى كل شيء ما سواه — فيبقى وجه رب العلمينا ٦٠

ومثل المصطفى محبوب حق — محال عند جم العاقلينا ٦١

ونائبه واستاذی وشیخی — ابو الفضل امام السالكينا ٦٢

وهب لی جنة الفردوس حقا — باسماء نبی المؤمنينا ٦٣

بجاه الحب وفقنا بخير ٦٤
وكن راض من العبد الامينا

گدائے دربار رسالت

سید امین نقوی ؒ

---

۱ محدث اعظم پاکستان قدس سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ امینیہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

فی مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف میں

۶۵ اَحْمَدُ الْمَوْلیٰ اِلٰہَ الْعَالَمِیْن
سَلَّمَ اللّٰہُ عَلیٰ النُّوْرِ الْمُبِیْن

حمد کرتا ہوں میں تیری اے خدا — بھیج اپنی رحمتیں بر مصطفےٰ

۶۶ ثُمَّ آلِ الْمُصْطَفیٰ وَالْمُرْتَضیٰ
ثُمَّ حِزْبِ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْن

اور بر آل نبی و مرتضےٰ — اور بر اصحاب واہل اقتدا

۶۷ اَفْضَلُ الْاَذْکَارِ ذِکْرُ رَبِّنَا
بَعْدَہٗ ذِکْرُ رَسُوْلِ الْعَالَمِیْن

سب سے افضل ذکر ہے اللہ کا — بعد اُس کے ذکر احمد مجتبےٰ

رَبُّنَا ثُمَّ النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی
۶۸ اَوْلٰی مِنْ حَبْلِ وَرِیْدِ الْمُؤْمِنِیْنْ

مومنوں کی جان سے بھی ہیں قریب رب عالم اور محبوب خدا

لَا تَقُلْ اِبْنَ الْاِلٰہِ لِحِبِّنَا
۶۹ قُلْ لَّہٗ مَا شِئْتَ مِنْ مَّدْحٍ مَّتِیْنْ

مت کہو محبوب کو ابن خدا ہر مدح جائز ہے بس اس کے سوا

فَھُوَ لَا رَبٌّ وَّلَا نِدٌّ لَّہٗ
۷۰ بَلْ ھُوَ الْمَحْبُوْبُ لِلْمَوْلَی الْمُعِیْنْ

نہ وہ خالق ہیں نہ خالق کے شریک بلکہ ہیں محبوب رب دوسرا

مَا لَہٗ نِدٌّ وَّلَا حَدٌّ لَّہٗ
۷۱ فِیْ کَمَالِ الْفَضْلِ وَاللُّطْفِ الْمُبِیْنْ

ہیں وہ لا محدود بھی بے مثل بھی اپنے فضل و لطف میں شاہ ہدا

فَالْمُحَالُ مِثْلُ ذَاتِ الْمُصْطَفٰی
۷۲ فِی الْحَقِیْقَۃِ عِنْدَ جَمِّ الْعَاقِلِیْنْ

غیر ممکن ہے مثال نور حق ہے یہی بس اہل عرفاں نے کہا

۳؎ اِنَّہٗ نُوْرُ الْاِلٰـہِ بِخَلْقَۃٍ
لَا یَکُوْنُ ظِلُّ نُوْرٍ بِالْیَقِیْنِ

بالیقیں نور اُن کا ہے تخلیق حق	کب بھلا ہوتا ہے سایہ نور کا

۴؎ صَارَ مَخْلُوْقًا بِنُوْرٍ کُلَّمَا
کَانَ اَصْلُ الْاِنْسِ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ

تھے میانِ آب وگِل آدم ابھی	جب کہ نورِ مصطفٰے کامل ہوا

۵؎ اِنْتِسَابُ[۱] الْاِنْسِ بِالْمَوْلٰی[۲] کَمَا
نِسْبَۃُ فِعْلٍ بِمَاخَذِہِ الْمَتِیْنِ

اُن کی نسبت ہے یہی آدم سے بس	فعل ہو مصدر سے جیسے رُونما

۵؎ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی نسبت پیارے آدم علیہ السلام کے ساتھ ایسی ہے جیسے کہ فعل کی نسبت اس کے مصدر کے ساتھ ہوتی ہے پس مصدر اشتقاق کے اعتبار سے اصل ہوتا ہے اور فعل اس کی فرع اور فعل اعلال کے لحاظ سے اصل ہوتا ہے اور مصدر اس کی فرع پس ظاہری لحاظ سے آدم علیہ السلام اصل ہیں اور حضور علیہ السلام آپ کی فرع اور حقیقت کے اعتبار سے حضور علیہ السلام اصل ہیں اور آدم علیہ السلام آپ کی فرع ہیں۔

تو اصل وجود آمدی از نخست
دگر ہر چہ موجود شد فرع تست (سعدی)

اور امام الہند اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:- ؎

ان کی نبوت ان کی ابوّت ہے سب کو عام
امّ البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے
ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اُس گل کی یاد میں یہ صدا ابو البشر کی ہے منہ

۱؎ انس سے حضور علیہ السلام کی ذات مراد ہے ۲؎ مولیٰ سے آدم علیہ السلام مراد ہیں۔

۷۶ سَلْ مِنَ النَّحْوِیِّ تَفْصِیْلًا لَّهَا
قُلْتُ اِجْمَالًا لِّجَمِّ الْفَاضِلِیْنْ

نحویوں سے اس کی اب تفصیل پوچھ	میں نے اجمالاً یہ نکتہ کہدیا

۷۷ مَا رَاٰی ظِلَّ النَّبِیِّ الْمُنْتَقٰی[۱]
اِبْنُ عَبْدٍ قَطُّ بِالْحَقِّ الْمَتِیْنْ

چشم آدم نے نہیں دیکھا کبھی	ظلِ پاکِ حضرت خیر الوریٰ

۷۸ نُوْرُ الْمَخْلُوْقِ نُوْرُ نَبِیِّنَا[۲]
نَائِبِ الْمَوْلٰی وَمَوْلَی الْعَالَمِیْنْ

نور احمد سے ہوا روشن جہاں	سب کے آقا نائبِ ربِ العلا

[۱] مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں حق تعالیٰ سَلَامُہٗ عَلَیہ را نور فرمود و بتواتر ثابت شدہ کہ آنحضرت عالی صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند و ظاہر است کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل مے دارند (امداد السلوک) یعنی خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو نور کہا ہے اور یہ بتواتر ثابت ہے کہ حبیب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام کا سایہ ہوتا ہے۔

[۲] مولوی مذکور کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا خدا تعالیٰ مرا از نور خود پیدا فرمود و مومنین را از نور من پیدا فرمود (امداد السلوک) یعنی مجھ کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور مومنوں کو میرے نور پاک سے پیدا فرمایا۔ ہمارا الفقیہہ پارٹی کا اتفاق ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نور خدا ہیں۔
(فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۲۳۷ ج ۔ ۲)

۷۹ صَاحِبُ الْوَجْهِ الْمُنِيرِ بِرَبِّنَا
مَا رَئَيْنَا قَطُّ كَالنُّوْرِ الْمُبِيْنِ

چہرہ والفجر ہے ان کا منیر | غیر ممکن ہے مثیلِ مصطفےٰ

۸۰ قَدْ رَءَى عَيْنُ النَّبِيِّ بِرَبِّهٖ
مَا طَغٰى نَظْرُ اِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ

کچھ کجی آئی نہ چشمِ ناز میں | جب کیا سرور نے دیدارِ خدا

۸۱ سَيِّدُ السَّادَاتِ مِصْبَاحُ الدُّجٰى
مُكَمِّلُ التَّوْحِيْدِ مَاحِي الْمُشْرِكِيْنَ

شرک کی ظلمت مٹائی نور نے | کرتا ہے کامل وہ توحیدِ خدا

۸۲ اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ عَالِمًا
بِالْاُمُوْرِ كُلِّهَا فِي الْعَالَمِيْنَ

اُن پہ ظاہر ہیں علومِ دو جہاں | اُن پہ روشن جزو و کل ظاہر خفا

۸۳ اِنَّ ذَا قَلَمٍ وَّلَوْحٍ قِطْعَةٌ
مِنْ عُلُوْمِ الْحَبِّ مَوْلَى الْفَاضِلِيْنَ

جو بھی لکھا ہے سرِ لوح و قلم | ایک حصہ ہے یہ اُن کے علم کا

نَاسِخُ الْاَدْیَانِ جَاءَ رَسُوْلُنَا ۸۴
صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ حَامِی الْمُرْسَلِیْنْ

سارے دیں منسوخ کرنے آگئے	صاحبِ قرآن شاہِ انبیا

نَافِعُ الْخَلْقِ حَبِیْبُ رَبِّنَا ۸۵
مَالِكُ الْفِرْدَوْسِ وَالِی الْخَاطِئِیْنْ

نافع مخلوق ہیں محبوبِ رب	مالکِ جنت نوائے بے نوا

سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ ذُوالْمَجْدِ الْعُلٰی ۸۶
صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ هَادِی الصَّادِقِیْنْ

تاجدارِ دو جہاں ارفع نشاں	صاحب معراج شاہِ دوسرا

جَانِبَ الْقَمَرِ رَفَعْتَ الْاَصْبَعَا[۱] ۸۷
كَانَ مُنْشَقًّا مِنَ الْحَقِّ الْیَقِیْنْ

جب اٹھی سوئے قمر انکی انگشت	آسماں پر چاند ٹکڑے ہو گیا

بَیْنَ جُزْءَیْهِ جِبَالًا اَنْظَرُوْا ۸۸
اَنْكَرُوْا صِدْقَ رَسُوْلِ الْمُسْلِمِیْنْ

دونوں ٹکڑوں میں نظر آئے پہاڑ	پھر بھی نہ مانے وہ احمدؐ کا کہا

۱؎ الف ضرورت شعری کے لئے زائد کیا گیا۔

رَجَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی اِیْمَائِہٖ ۸۹
وَهِیَ كَانَتْ قَدْ هَوَتْ كَالْاٰفِلِیْنْ

نیرِ تاباں پھرا اُلٹے قدم	جب ملا اس کو تھا حکمِ مصطفیٰ

مُعْجِزَاتُ الْمُصْطَفٰی قَدْ اَعْجَزَتْ ۹۰
كُلَّ خَلْقٍ بِالْحَقِیْقَةِ وَالْیَقِیْنْ

کر دیا عاجز سبھی مخلوق کو	معجزاتِ مصطفیٰ نے بے خفا

اِنَّهُمْ اُعْطُوْا لِكُلِّ الْاَنْبِیَا ۹۱
عَیْنُ مُعْجِزَةِ اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنْ

لے کے آئے معجزے سارے نبی	ہیں سراپا معجزہ شاہ ہُدا

حِبُّنَا لَوْلَاهُ مَا خَلَقَ الْوَرٰی ۹۲
رَبُّنَا مَعْبُوْدُ كُلِّ الْمُؤْمِنِیْنْ

ہے حدیثِ پاک کا مفہوم یہ	کچھ نہ ہوتا گر نہ ہوتے مصطفیٰ

كَانَ كُلُّ الْخَلْقِ تَحْتَ لِوَائِہٖ ۹۳
فِی الْقِیَامَةِ وَهُوَ مَوْلَی الْمُذْنِبِیْنْ

ہوگی سب مخلوق اور سارے نبی	آپ کے جھنڈے تلے روزِ جزا

۹۴ لَیْسَ لِلتَّقْوِیِّ فِیْ کُلِّ الْوَرٰی
مَاسِوَاہُ شَافِعٌ فِیْ یَوْمِ دِیْنْ

حامی و شافع نہیں میرا کوئی	ماسوائے مصطفٰے مشکل کشا

۹۵ اِنَّ اَوْزَارَ النَّبِیِّ الْاَکْرَمِ
مِثْلُ مِیْکَالٍ وَّجِبْرِیْلِ اَمِیْنْ

ہیں فرشتوں سے یہ دو ان کے وزیر	میکائیل و جبرائیل با صفا

۹۶ ثُمَّ فَارُوْقٍ وَّ صِدِّیْقٍ لَّہٗ
ھٰکَذَا قَدْ قَالَ مَوْلَی الْمُرْسَلِیْنْ

اور انسانوں میں بھی ہیں دو وزیر	یعنی صدیقؓ و عمرؓ گنجِ سخا

۹۷ فِی الْحَقِیْقَۃِ نُوْرُہٗ بِذَرَّاتِہٖ
کُلَّ وَقْتٍ نَّاصِرٌ لِّلْعَاشِقِیْنْ

ذرّے ذرّے میں درخشاں ہے وہ نور	عاشقوں کا ہے معین صبح و مسا

۹۸ لَا یَجُوْزُ السَّجْدَۃُ لِنَبِیِّنَا
بَلْ حَرَامٌ قَالَ شَیْخُ الْعَارِفِیْنْ

سجدہ منع اُن کو لیکن ہے حرام	ہے یہی بس مسلکِ احمد رضا

۹۹ هٰكَذَا قَالَ الرَّسُوْلُ مَقَالَةً
مِثْلَ كَفٍّ اَنْظُرُ لِلْعَالَمِيْنَ

ہے یہ سرکارِ دو عالم کی حدیث	دیکھتا ہوں مثلِ کف ہر دوسرا

۱۰۰ مَا يَكُوْنُ لِامْرِءٍ اَنْ يَّدَّعِيْ
بِالنُّبُوَّةِ بَعْدَ خَتْمِ الْمُرْسَلِيْنَ

بعد ان کے آ نہیں سکتا نبی	ہے مخالف اس کا یکسر بے حیا

۱۰۱ يَعُدُهٗ مَنْ يَّدَّعِيْ بِنُبُوَّةٍ
فَهُوَ دَجَّالٌ وَّكَذَّابٌ مُّهِيْنٌ

جو بھی اب دعویٰ نبوت کا کرے	ہے وہ جھوٹا اور بے شک پُر خطا

۱۰۲ فَهُوَ شَيْطٰنٌ رَّجِيْمٌ مُّفْسِدٌ
مُنْكِرٌ بِالْحَقِّ وَالدِّيْنِ الْمَتِيْنِ

ہے فسادی اور مردود و خبیث	اور ہے وہ منکرِ دینِ خدا

۱۰۳ يَوْمَ حَشْرٍ لَا يَكُوْنُ الْمُصْطَفٰى
شَافِعًا بِالْحَقِّ جُنْدَ الْكَافِرِيْنَ

حاشا للہ کافروں کے حشر کو	حامی و ناصر نہ ہوں گے مصطفیٰ

۱۰۴ اَنْتَ لَا تَرْكَنْ اِلَيْهِمْ يَا اَخِىْ
اِنَّهُمْ مَرَّاضُ قَلْبٍ وَّالْعَمِيْن

جھک نہ تو اُن کی طرف میرے عزیز | کیونکہ ہے بیمار روحِ اشقیا

۱۰۵ مَنْ رَّاٰى وَجْهَ النَّبِيِّ الْمُرْتَضٰى
فَقَدْ رَاٰى بِالْحَقِّ رَبَّ الْمُؤْمِنِيْن

بالیقیں اس نے کیا دیدارِ حق | جس نے دیکھا روئے انور آپ کا

۱۰۶ اَقْسَمَ اللّٰهُ بِعُمْرِ الْمُصْطَفٰى
وَالضُّحٰى وَجْهِ رَسُوْلِ الْعَارِفِيْن

اُن کے چہرے اور عمرِ پاک کی | خود قسم کھاتا ہے ربِّ کبریا

۱۰۷ قَاسِمُ الْاَرْزَاقِ فِيْنَا اَحْمَدُ
اِنَّ مُعْطِيَهُ اِلٰهُ الْعَالَمِيْن

حق عطا کرتا ہے اُن کو نعمتیں | کرتے ہیں تقسیم سب کو مصطفےٰ

۱۰۸ لُذْ بِذَاتِ الْمُصْطَفٰى خَيْرِ الْوَرٰى
فَهُوَ حَلَّالُ مُعْضِلَاتِ الْحَازِنِيْن

مانگ لے اُن سے وہی ہیں چارہ ساز | مشکلیں حل کرتے ہیں مشکل کشا

۱۰۹ يَا رَسُوْلَ الْحَقِّ اُنْظُرْ حَالَتِيْ
عَبْدُكَ الْمَسْجُوْنَ فِي الْكَرْبِ الْمُهِيْنِ

یا محمدؐ دیکھنا حالت میری	مبتلائے غم ہے یہ بندہ تیرا

۱۱۰ مَا سِوَاكَ لَيْسَ لِيْ مِنْ مَّلْجَأً
حِيْنَ حَلَّ الْغَمُّ وَالْفَزَعُ الْمُبِيْنِ

وقتِ غم کوئی نہیں جائے پناہ	اے پناہِ بے کساں تیرے سوا

۱۱۱ اِذْ ثَنٰى اللّٰهُ لَهٗ بِكَلَامِهٖ
كَيْفَ يُثْنِيْ الْاَحْقَرُ الْعَبْدُ الْاَمِيْنِ

کیا کریں اُن کی ثنا صائم امینؔ	جب کہ خالق اُن کا ہے مدحت سرا

حضرات ! آپ نے شہنشاہ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس تو سن لی، اب آپ حضور کے عاشق و نائب حضرت مرشدی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر بھی سُنیئے۔ میں عربی اشعار پیں اور صائم صاحب اس کا ترجمہ اُردو نظم میں پیش کرتے ہیں۔

پڑھیئے درود شریف

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ۔ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

دوسری فصل

فِی ذِکْرِ حَیٰوۃِ الْمُحَدِّثِ الْاَعْظَمِ وَقُطْبِ الْعَالَمِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

حضرت محدث اعظم کی زندگی کے حالات بیان کرنے میں

احمد رضا کے فیض کا در ہے کھلا ہوا ⁖ ہے قادری فقیروں کا جھنڈا گڑا ہوا

---

۱۱۲ سَیِّدِی شَیْخَ شُیُوْخِ الْعَالَمِیْنْ
حُجَّۃَ الْاِسْلَامِ غَوْثَ الْکَامِلِیْنْ

اے میرے سردار شیخ باصفا	حجت اسلام غوث باسخا

۱۱۳ اَنْتَ عِصْمَتُنَا وَمِعْوَانٌ لَنَا
وَقْتَ حَلِّ الْحَادِثِ الْوَبِلِ الْمُهِیْنْ

تو ہے جائے امن اے میرے حبیب	جب مسلط مجھ پہ ہو رنج و بلا

۱۱۴ اَعْطِنِیْ لِلّٰہِ شَیْئًا کَنْزِہٖ
بَحْرُ غَمٍّ قَدْ اَحَاطَ بِالْاَمِیْنْ

کچھ تو گنج لطف سے کردے عطا	چھا رہی ہے مجھ پہ حرماں کی گھٹا

۱۱۵ فَيْضُهٗ عَامٌ لِّكُلِّ الْمُسْلِمِ

ذِكْرُهٗ طِيْبٌ لِّقَلْبِ الصَّادِقِيْنَ

ہر مسلماں پر ہے تیرا فیضِ عام	راحتِ جاں ذکرِ اقدس آپ کا

۱۱۶ عِلْمُهٗ بَحْرٌ وَّلَا حَدَّ لَهٗ

وَهُوَ اَبُوْ فَضْلٍ وَّعَيْنُ الشَّارِحِيْنَ

آپ کا ہے علم بحرِ بے کراں	آپ ہیں ابو الفضل مہرِ حق نما

۱۱۷ كَانَ يَبْكِيْ فِيْ فِرَاقِ الْمُصْطَفٰى

حِيْنَ تَدْرِيْسٍ وَّوَعْظٍ كَالْحَزِيْنِ

تھا فراقِ مصطفےٰ میں حال یہ	وعظ ہو یا درس مصروفِ بکا

۱۱۸ جَيِّدًا[۱] فِيْ قَوْلِهٖ وَفِعَالِهٖ

سَالِمًا فِيْ نَظْرِ جَمِّ الْحَاسِدِيْنَ

اس قدر تھا قول و فعل ان کا صمیم	معترف حسّاد کو ہونا پڑا

۱۱۹ صَاحِبَ الْاِرْشَادِ رَيْحَانَ الْعُلٰى

رَوْحُ مَسْلَكِ الدِّيْنِ نِعْمَ الشَّاكِرِيْنَ

تھا وہ مرشد اور گلِ ارفع نشاں	عنبرِ دیں شاکروں کی تھی ضیا

[۱] حضرت فرمایا کرتے تھے ہم گول باغ میں رہتے ہیں مگر مذہب گول نہیں رکھتے۔ منہ

۱۳۰ اَلقٰی حُبَّ مُحَمَّدٍ بِقُلُوبِنَا
جُودُہٗ عَامٌ لِکُلِّ السَّائِلِیْنْ

ڈال دی دل میں ہمارے حُبِّ یار	سائلوں پہ عام تھی جود و سخا

۱۳۱ قَدْ حَضَرْتُ لِاَسْتَفِیْضَ عِنَایَۃً[۱]
اِنَّہٗ قَدْ اَعْطٰی فَیْضَ السَّالِکِیْنْ

فیض ان سے جب میں لینے کو گیا	مجھ کو آقا نے بہت کچھ دے دیا

۱۳۲ اِنَّہٗ صَدْرٌ عَظِیْمٌ مُحْسِنٌ
مَرْجِعُ الطُّلَّابِ بَدْرُ الْکَاشِفِیْنْ

محسنِ اعظم سخی صدرِ عظیم ،	طالبِ صادق کو دیتے تھے جِلا

۱۳۳ فِی الْبَیَانِ کَانَ مَطَرًا ھَاطِلًا
قَدْ اَفَاضَ الْخَلْقَ مِنْ دِیْنٍ مُّبِیْنْ

بارشِ رحمت تھا اُن کا وعظِ نور	فیضِ دیں بخشا جہاں کو بے بہا

۱۳۴ نُوْرُ اَصْحَابِ الْھُدٰی کَھْفُ الْوَرٰی
مَاتِنُ الْاَسْرَارِ عَیْنُ الصَّالِحِیْنْ

چشمۂ ہدایات جائے بے کساں ،	رازدارِ عشق عینُ الاتقیا

[۱] یعنی حضرت شاہ صاحب کو اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی ۔
(افضل وارثی عفرلہٗ)

۱۲۵ مَا رَءَیْتُ اَنَّہٗ یَتَقَہْقَہُ
بَلْ ھُوَ الْمُتَبَسِّمُ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ

قہقہہ سے پاک تھی اُن کی ہنسی	مسکراہٹ لب پہ رہتی تھی صدا

۱۲۶ اِسْمُہٗ سَرْدَارْ اَحْمَدُ خِلْقَۃً [ف۱]
اَشْرَفُ الْاَبْرَارِ خَیْرُ الْوَاصِلِیْنَ

نام ہے سردار احمد آپ کا	بہتر ابرار تھے وہ باخدا

۱۲۷ بِالشَّرِیْعَۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ جَامِعٌ
فِی الْحَقِیْقَۃِ عَارِفُ الْحَقِّ الْمُعِیْنِ

پیکرِ شرع وسلوک ومعرفت	اور سرتاپا حقیقت کی نوا

۱۲۸ نَائِبُ اَحْمَدْ رَضَا وَالْمُصْطَفٰی [ف۲]
ذَا اِمَامُ اَئِمَّۃِ الدِّیْنِ الْمَتِیْنِ

یادگارِ حضرتِ احمد رضا	تھے اماموں کے امام باصفا

ف۱ آپ کا عرسِ مبارک ہر سال نہایت شان وشوکت کے ساتھ سنی رضوی جامع مسجد شیخ الحدیث روڈ لائلپور میں ۲۹-۳۰ رجب المرجب کو ہوا کرتا ہے۔ اصحابِ عقیدت مطلع رہیں۔ منہ

ف۲ یہاں مصطفےٰ دامت برکاتہم سے حضرت شہزادہ اعلیحضرت مفتی اعظم ہند مراد ہیں۔ منہ

۱۲۹ شَیْخُہٗ حَامِدْ رَضَا اَصْلُ الْھُدٰی
نِعْمَ مَوْلَاہُ سِرَاجُ السَّالِکِیْنْ

شیخ کامل دو ملے اُن کو عظیم	شاہ سراج الحق اور حامد رضا

۱۳۰ اِسْمُ اُسْتَاذِلَّہٗ اَمْجَدْ عَلِی
نَھْرُ فَنٍّ بَحْرُ عِلْمٍ بِالْیَقِیْنْ

آپ کے استاد تھے امجد علی	جو تھے بحرِ علم و فن نہرِ سخا

۱۳۱ مَادَعٰی لِلْفَرْدِ مِنْ خُدَّامِہٖ
بِالْمُرِیْدِ قَطُّ بِالْحَقِّ الْمُبِیْنْ

کب پکارا آپ نے خدام کو	اے مریدو بات سن جاؤ ذرا

۱۳۲ بَلْ یَقُوْلُ سَیِّدِیْ شَیْخُ الْھُدٰی
ھٰذَا مَوْلَانَا وَ ذَا اَحْبَابُ دِیْنْ

بلکہ جب مقصود بلوانا ہوا	آپ نے احباب و مولانا کہا

۱۳۳ اِنَّہٗ بَدْرٌ مُّنِیْرٌ مُّکْرَمٌ
نُوْرُہٗ قَدْ شَاعَ بَیْنَ الْعٰلَمِیْنْ

صاحبِ تکریم وہ ماہِ منیر	ہر طرف جس نے اُجالا کر دیا

۱۳۴ فِي الزَّمَانِ كَانَ خُدَّامُ لَهُ
كَالنُّجُومِ الْغُرِّ لِلْبَدْرِ الْمُبِيْنِ

ہیں غلام ان کے ستاروں کی طرح | جو ہیں رخشاں لیکے اس ماہ سے ضیا

۱۳۵ كَانَ رَيْحَانًا لِكُلِّ الْمُؤْمِنِ
كَانَ سَيْفًا قَاطِعًا لِلْمُنْكِرِيْنَ

مومنوں کے واسطے وہ پھول تھے | منکروں کے واسطے تیغِ فنا

۱۳۶ مَنْ رَأَى وَجْهَ الشَّيْخِ الْمُنْتَقٰى
غَمُّهُ قَدْ زَالَ بِالْحَقِّ الْيَقِيْنِ

فوراً اس کے مٹ گئے رنج والم | جس نے دیکھا روئے انور آپ کا

۱۳۷ كَانَ يَأْتِي رَوْضَةَ الشَّيْخِ الْعَلِي
سَاكِنِ الْهَجْوِيْرِ مَوْلَى الْعَارِفِيْنَ

گنج بخش فیض عالم کے حضور | حاضری دیتے رہے آقا سدا

۱۳۸ قَارِيًا بَعْدَ الْأَصِيْلِ وَظِيْفَةً
حِزْبَ بَحْرٍ دَائِمًا كَالْعَامِلِيْنَ

جب تھے پڑھ چکتے وہ مغرب کی نماز | حزبِ بحرِ پاک تھا ورد آپ کا

۵ دعائے حزب البحر شریف معہ سند صفحہ ۲۷ پر ملاحظہ فرمادیں

كَانَ شَمْسُ الْعِلْمِ اَوْ بَدْرُ الْهُدٰى ۱۳۹
اَوْ شِهَابًا ثَاقِبًا لِّلْمُفْتِنِيْنْ

نیّرِ علم و ہدایت ماہِ نور	تھا سپہرِ دیں پہ نجمِ پر ضیا

لَا يَكُوْنُ حَدُّ اِحْسَانٍ لَّهٗ ۱۴۰
اَلْقٰى حِرْزَ الْحُبِّ فِيْ عُنُقِ الْاَمِيْنْ

میرے دل میں اپنی الفت ڈالدی	کس قدر احساں ہے میرے شیخ کا

وَانْمَحَى الْاَدْيَانُ مِنْ اِتْيَانِهٖ ۱۴۱
مُلْكَ بَاكِسْتَانَ بِالْحَقِّ الْمَتِيْنْ

مٹ گیا باطل یہاں سے ایکدم	ارضِ پاکستاں میں جب وہ آگیا

مَرَّتَيْنِ حَجَّ بَيْتَ اللّٰهِ كَذَا ۱۴۲
زَارَ دَارَ الْحُبِّ خَتْمِ الْمُرْسَلِيْنْ

دو دفعہ دی حاضری بیت اللہ کی	اور دیکھا روضۂ خیر الوریٰ

خَلْفَ اَهْلِ النَّجْدِ مَا صَلّٰى كَمَا ۱۴۳
لَا يُصَلِّيْ خَلْفَ فِرَقِ الْبَاطِلِيْنْ

نجدیوں کا زور ہے گرچہ وہاں	کی نہیں ہے پھر بھی اُن کی اقتدا

۱۲۴ كُلَّمَا آنَ الإِمَامُ الأَكْمَلُ
مِنْ مَدِيْنَةِ جَانِبَ المُلْكِ المُبِيْنِ

آئے جب بطحا سے پاکستان میں	شور دو جانب سے نعروں کا ہوا

۱۲۵ قَالَ كُلُّ المُفْسِدِ اُعْلُ هُبَلُ
قُلْنَا اللّٰهُ اَجَلُّ بِاليَقِيْنِ

شر پسندوں نے کہا اُعْلُ ہُبَلْ	ہم نے اللّٰہُ اَجَلُّ ہی کہا

۱۲۶ شَيْخُنَا مَا جَاءَ فِي تَحْرِيْكِهِمْ[۵۱]
مَقْصِدَ الاَحْرَارِ مَا كَانَ الحَسِيْنِ

اِس لئے آئے نہ اس تحریک میں	مقصدِ احرار تھا اُن پر کھلا

۱۲۷ كَانَ جَمْعُ المَالِ فِي فِكْرٍ لَهُمْ
كَيْفَ مَوْلَى الصِّدْقِ لَا فِي المَاكِرِيْنَ

اُن کا تھا نعرہ ہی ناموسِ رسول	اور طلب زر حقیقی مدعا

۱۲۸ هٰذِهِ الاَحْوَالُ لَا يَخْفٰى عَلٰى
مَنْ لَهُ قَلْبٌ سَلِيْمٌ ذُوْ الْيَقِيْنِ

چشم عالم سے ہے یہ پوشیدہ کب	خدمتِ دیں جس نے ذرہ کر گیا

۵۱ تحریک سے تحریک ختم نبوت مراد ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

فِیْ ذِکْرِ وِصَالِہٖ قُدِّسَ سِرُّہٗ

حضرتِ محدث اعظم کے وصال شریف کے حالات میں

خلد جانے کی تجھے کیوں اس قدر تعجیل تھی	کیا نہ تڑپائے گی جنت میں ہماری بے کلی

۱۴۹ غَابَ شَمْسُ الْاَوْلِیَاءِ الْکَامِلِیْنَ
بَلْ مَضٰی اَحْمَدُ رَضَا لِلْمَاہِرِیْنَ

وائے وہ شمس طریقت چھپ گیا	بلکہ پھر ہیں چھپ گئے احمد رضا

۱۵۰ فَاتَ مَوْلَانَا الْحَرِیُّ الْفَائِقُ
شَاغِلًا فِیْ ذِکْرِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

کرتے کرتے ذکرِ پاکِ کبریا	شیخ میرا واصل حق ہو گیا

۱۵۱ مَاتَ مَوْلَانَا الْحَبِیْبُ الصَّالِحُ
طَابَ فِیْ خُلْدٍ مَّقَامِ الصَّادِقِیْنَ

ہیں خوش و خرم بہارِ خلد میں	مرد صالح وہ ہمارے پیشوا

۱۵۲ كَاشَفَ الْعَيْنَيْنِ بَعْدَ رِحْلَتِهٖ
فَدَرَاٰى بِالْحَقِّ قَوْمَ الْحَاضِرِيْنَ

ہے کرامت ان کی آنکھیں کھول کر	بعد رحلت حاضریں کو دیکھنا

۱۵۳ فِيْ جَنَازَتِهٖ ثَلَاثُ مِاٰةٍ
اَلْفِ اِنْسًا كَانَ بِالْحَقِّ الْيَقِيْنَ

عاشقِ صادق جمع تھے تین لاکھ	جب جنازہ میرے آقا کا ہوا

۱۵۴ رِحْلَةُ الْمَحْبُوْبِ وَصْلُ حَبِيْبِهٖ
ثُمَّ عَيْشُ الْوِرْدِ فِيْ اِحْيَاءِ دِيْنٍ

مقصدِ رحلت ہے بس وصلِ حبیب	جان دے کر دین کو زندہ کیا

۱۵۵ فَوْتُهٗ تَاللّٰهِ فَوْتُ الْاَتْقِيَاءِ
مَوْتُهٗ وَاللّٰهِ مَوْتُ الْعٰلَمِيْنَ

اُن کا چھپ جانا ہے مرگِ اتقیا	موت عالم کی ہے مرنا آپ کا

۱۵۶ قَدْ بَكَتْ اَرْضٌ وَّفَلَكٌ هٰكَذَا
صَارَ مَخْلُوْقٌ يَّتِيْمًا بِالْيَقِيْنِ

ہیں زمین و آسماں گریہ کناں	ہو گئی دُنیا یتیم و بے نوا

لہ برائے ضرورتِ شعریہ

۱۵۷ أَوَّهْ مِنْ تَرْحِيلِ مَوْلَانَا الرِّضَا
كَانَ شَيْخَ الْعِلْمِ وَالِي الزَّاهِدِيْنَ

ہائے شیخ العلم وہ شیخ الحدیث	جن کی رحلت رحلتِ احمد رضا

۱۵۸ مَنْبَعَ الْخَيْرَاتِ أَوْ بَحْرَ الْعَطَا
مَخْزَنَ الْبَرَكَاتِ أَوْ نِعَمِ الْمُعِيْن

مخزن برکات عین فیض دین	منبع جود و عطا بحرِ سخا

۱۵۹ صَاحَ جَمُّ الْخَلْقِ حِيْنَ وِصَالِهِ
قَدْ بَكَتْ أَنْفَاسُ كُلِّ الصَّادِقِيْنَ

نوحہ زن تھے عاشقین صادقین	جب گئے وہ جانب دار بقا

۱۶۰ قَلْبُهُمْ قَدْ كَادَ مَا يَتَصَدَّعْ
حِيْنَ رِحْلَةِ حِبِّنَا الْمَوْلَى الْفَطِيْن

خادموں کے دل تھے پھٹنے کے قریب	جس گھڑی دنیا سے وہ رخصت ہوا

۱۶۱ وَالْجِبَالُ تَصَدَّعَتْ وَتَقَطَّعَتْ
وَقْتَ فُرْقَتِهِ وَضَجَّتْ كَالْحَزِيْن

ریزہ ریزہ ہوگئے پتھر پہاڑ	کر رہے تھے ہجر میں آہ و بکا

جَاءَ اَنْوَارُ الْاِلٰهِ بِجَسَدِهٖ ۱۶۲
مِثْلَ دَشٍّ قَدْ رَؤُهُمْ بِالْيَقِيْنِ

اُن کے جسدِ پاک پُر انوار کی	کر رہا برسات تھا ربُّ العلا

بَعْضُهُمْ اُغْمِیَ وَغَابَ قَرَارُهُمْ ۱۶۳
حِيْنَ دُفِنَ قَبْرَهٗ شَيْخٌ مُّعِيْنُ

چیخ کر بیہوش خادم ہو گئے	قبر میں تابوت جب رکھا گیا

مَا اَتَى الْمَهْدِیُّ آلُ نَبِيِّنَا ۱۶۴
قَدْ رَحَلْتَ الْخُلْدَ مَاوَى الصَّادِقِيْنَ

مہدی موعود بھی آئے نہیں	تو بھی ہم کو چھوڑ کر رخصت ہوا

بِالشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ مَنْ لَّنَا ۱۶۵
يُرْشِدُ اَوْ يَهْدِیْ بِالْحَقِّ الْمُبِيْنِ

اب شریعت اور طریقت کے رموز	کون سمجھائے گا ہم کو اے بتا

قَدْ يَرٰى مِنْ نُّوْرِ بَاطِنِهٖ لَنَا ۱۶۶
يَسْمَعُ بِالْحَقِّ قَوْلَ الْحَاضِرِيْنَ

دیکھتا ہے نورِ باطن سے ہمیں	سُن رہا ہے بات کو وہ پیشوا

طَابَ مَدْفَنُهُ الشَّرِيْفُ وَاِنَّنَا ۱۶۷
نَدْمَعُ بِفِرَاقِ شَيْخِ الْعَارِفِيْنْ

ہم تو روتے ہیں فراق و ہجر میں || پر خوشی سے روضہ ان کا کھل اٹھا

رَوْضَةُ الْمَحْبُوْبِ مُفْتَخِرٌ بِهٖ ۱۶۸
اِنَّ فِيْهِ الْمُوْدَعْ جُوْدَ الْمُبِيْنْ

جبکہ حق کی ہے امانت مل گئی || خود پہ کیوں نازاں نہ ہو روضہ کی جا

فَهُوَ فِي الْقَبْرِ الْمُبَارِكْ شَاغِلٌ ۱۶۹
بِعِبَادَةِ رَبِّهِ الْمَوْلَى الْمُعِيْنْ

ہے وہ قبر پاک میں بھی محو ذکر || ہے یہی مخصوص شانِ اولیا

اِنَّ فِيْهِ الطِّيْبَ مَا يَتَضَوَّعْ ۱۷۰
فَهُوَ يُعْطِي الرَّوْحَ قَلْبَ الزَّائِرِيْنْ

اٹھتی ہے روضے سے بوئے عنبریں || عاشقوں کا دل ہے جس سے مہکتا

غَابَ قُطْبُ الْعَالَمِ وَكَاَنَّهٗ ۱۷۱
لَا يَزُوْلُ قَطُّ فِيْنَا بِالْيَقِيْنْ

چھپ گئے وہ قطب عالم نہر حق || ہو گئے نظروں سے ہمیشہ کو جدا

١٧٢ فِي الْقِيَامَةِ قَدْ مُنِحْتَ بِكَثْرَةٍ
مِنْ عَطَايَا الْحِبِّ مَوْلَى الْعَاشِقِيْنَ

روزِ محشر میں تجھے دیں گے حبیب ‖ حصہ اپنے فیضِ بخشش کا بڑا

١٧٣ قَدْ جَزَاكَ اللّٰهُ مَا لَا يَنْزِعُ
وَالْمُشَفَّعَ كُنْ لَنَا كَالْمُحْسِنِيْنَ

کر شفاعت تو بھی نیکوں کی طرح ‖ جنت الفردوس دے تجھ کو خدا

١٧٤ تَنَزُّلُ دَوْمًا عَلٰى قَبْرِ الرِّضَا
رَحْمَةُ الْمَوْلٰى بِجَاهِ الْمُرْسَلِيْنَ

رحمتیں روضے پہ حق نازل کرے ‖ از طفیل مرسلین و انبیا

١٧٥ مَطَرُ الْاَنْوَارِ عَلَيْكَ اُنْزِلَتْ
حَتّٰى قَامَ الْحَشْرُ بَيْنَ الْعٰلَمِيْنَ

تا ابد انوار کی بارش رہے ‖ تیرے روضے پر اے میرے پیشوا

١٧٦ اُظْهِرُ اَحْوَالَ شَيْخِ الْعَالَمِ
لِيُعْطِنِي الْمَوْلٰى مَآلَ الصَّالِحِيْنَ

اس لئے چھیڑا ہے اُن کا تذکرہ ‖ تاکہ ربِّ پاک سے پاؤں جزا

۱۷۷ إِنَّنِي فِي اضْطِرَابٍ خُذْ يَدِي
فِي مَنَامٍ جُدْ بِلُقْيَاكَ الْحَسِينْ

المدد یا شیخ کہ مضطر ہوں میں	خواب میں دکھلا جمالِ جانفزا

۱۷۸ أَيْنَ مَوْلٰنَا وَنَحْنُ نَؤُمُّهُ
بَعْدَ رِحْلَةِ مُسْتَغَاثِ السَّائِلِينْ

کس کے آگے ہم کریں فریادِ غم	کون ہے منگتوں کا تجھ بن آسرا

۱۷۹ كَيْفَ ابْنُ شَيْخِنَا فَضْلِ رَسُولْ
هٰذَا الْكُدْحُ كَامِلٌ لِلْحَاسِدِينْ

جلتے ہیں حاسد کہ یہ فضلِ رسول	کیوں ہوا لختِ جگر وارث تیرا

۱۸۰ بَعْدَهُ وَرِثَ الْخِلَافَةَ ابْنُهُ
إِنَّهُ مَحْبُوبُ قَوْمِ الصَّادِقِينْ

اُن کا وارث اُن کا نائب اُنکی جان	قوم کا محبوب ہے بے شک ہوا

۱۸۱ زَالَ أَفْكَارُ الْأَمِينِ وَإِذْ رَأَى
ابْنَهُ الْقَاضِي أَبِي الْفَيْضِ الْفَطِينْ

مٹ گئے رنج والم فوراً تمام	تیرے بیٹے کو ہے جب دیکھا شہا

۱۸۲ لَیْسَ مُنْخَدِعًا وَّلَوْ خَادَعْنَہٗ
اِنَّہٗ یَقِظٌ وَّ شَیْخُ الْعَاقِلِیْنَ

دھوکا کھاتا ہی نہیں بفضلِ رسول	زیرک و ہشیار و عاقل ہے بڑا

۱۸۳ فِیْ فِرَاسَتِہٖ وَصِحَّۃِ رَأْیِہٖ
اِنَّہٗ وَافٍ صَدُوْقٌ بِالْیَقِیْنِ

ہے فراست میں بڑا وہ باکمال	نائب بوالفضل ہے بیشک بنا

۱۸۴ سَلَّمَ الْمَوْلٰی عَلٰی مَحْبُوْبِنَا
اَلشَّفِیْعِ الْوَارِثِ الْحَقِّ الْمُعِیْنِ

بے بہا اُن پر خدا بھیجے درود	نام ہے جن کا محمد مصطفیٰ

۱۸۵ ثُمَّ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ
غَوْثِ ثَقَلَیْنِ وَّ مَھْدِی الْعَارِفِیْنَ

اور بر غوث زماں شیخ جہاں	دین احمد جس نے زندہ کردیا

۱۸۶ سَیِّدِ السَّادَاتِ قُطْبِ الْعَالَمِ
مُرْشِدِ الْمَخْلُوْقِ حَامِی الْمُؤْمِنِیْنَ

دستگیر مومناں مولائے کل	سید السادات جانِ اولیا

187 اَشْرَفِ الْاَبْرَارِ سُلْطَانِ الْوَرٰی
مَلْجَاَ الْمَكْرُوْبِ وَالِی الطَّالِبِیْن

اشرفِ ابرار دنیا کے امام	والیٔ طلاب شاہِ دوسرا

188 سَلَّمَ الْمَوْلٰی عَلٰی اَحْمَدْ رَضَا[ل]
وَاَبِی فَضْلٍ اِمَامِ السَّالِکِیْن

اعلیٰ حضرت پر مدامی ہو سلام	اور بر شیخ الحدیث باصفا

189 رَبَّنَا وَارْحَمْ بِبَرْکَتِہِمْ عَلٰی
عَبْدِہِ الْعَاصِیِّ وَالنَّذْلِ الْاَمِیْن

اِن کی برکت سے خدایا بخش دے	اِس امین بے نوا کی ہر خطا
آپ کے ہی فیض سے صائم امین	یہ قصیدہ پاک ہے پورا ہوا

[ل] اگر کوئی اَن پڑھ آدمی یہاں مَنّ اللہ دیکھ کر کہے کہ دیکھو جی اس شعر میں سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہما پر سلام کہا گیا ہے یہ کہاں جائز ہے یہ تو شرک و بدعت ہے وغیرہ وغیرہ تو ایسے اعتراض کے دو جواب ہوں گے تحقیقی و الزامی۔ تحقیقی جواب تو یہ ہے کہ صلوٰۃ و سلام غیر نبی پر مستقل طور پر منع ہے اور بالواسطہ جائز ہے جیسا کہ تشہد میں تمام نیک بندوں پر سلام پڑھا جاتا ہے اور یہاں بھی حضور کے واسطہ سے کہا گیا ہے۔ لہٰذا اعتراض باطل و مردود ٹھہرا۔ الزامی جواب یہ ہے کہ رسالہ خدام الدین [19] جمادی الاول ۱۳۸۲ھ شمارہ ۲۵ کے صفحہ ۱۱ پر مولوی عبد القادر رائپوری پر بلاواسطہ اور مستقل طور صلوٰۃ (درود) بھیجی گئی ہے حالانکہ یہ بالاتفاق ناجائز ہے پس اگر وہ جائز ہے تو یہ کیوں ناجائز ٹھہرا۔ وہ شعر یہ ہے ؎ صَلَّی عَلَیْکَ اللّٰہُ مَا لَا یَنْتَہِیْ اِحْصَاءُہٗ وَمُنِحْتَ مَا لَا یُنْزَعُ۔ منہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

چوتھی فصل

فی شان سلطان المشائخ السید شاہ محمد بٹھہ دوھی قدس سرہٗ

قبلہ عالم پیر سید شاہ محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بٹھڈوہی لدھیانوی کی شان میں

بنا جو مرجعِ مخلوق ہند و پاک میں کوثرؔ	وہ پیر شاہ محمد کا مبارک آستانہ ہے

۱۹۰ سَیِّدِیْ شَاہِ مُحَمَّدْ مُرْشِدِیْ
نَاصِرُ الْاِسْلَامِ ھَادِی الْوَاصِلِیْنْ

شاہ محمد سید و شاہِ ہدیٰ	ناصرِ دینِ محمد مصطفیٰ[۱]

۱۹۱ اِنَّہٗ آلُ الْحُسَیْنِ الْاَشْرَف
سَیِّدُ السَّادَاتِ رُوْحُ الْبَھَاکِھَرِیْنْ

سید السادات اولادِ حسین	بھاکھری سرکار جانِ اصفیا

۱۹۲ مُحْسِنُ الْمَخْلُوْقِ زَیْنُ الْمُسْلِمِ
نُوْرُ الْبَصَارِ لِجُنْدِ الْکَامِلِیْنْ

خلق کے محسن مسلمانوں کے تاج	نورِ چشمِ کاملان و اتقیا

[۱] مصنف قصیدہ امینیہ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ ۳۷۶

۱۹۳ مَنْبَعُ عِلْمٍ وَّفَضْلٍ ذَاتُہٗ
كَاشِفُ اَحْوَالِ قَلْبِ الطَّالِبِیْن

منبع علم و کرم ہے ان کی ذات || طالبوں کا حال اُن پہ ہے کھلا

۱۹۴ اَفْضَلُ الْاَخْیَارِ حِبُّ اِلٰهِنَا
عَالِمُ الْاَسْرَارِ وَالِی الْكَاشِفِیْن

افضل الاخیار خالق کے ولی || جانتے ہیں سب کے سب راز خفا

۱۹۵ كَانَ ذَا الشَّانِ الْعَلِیِّ فِی الْوَرٰی
كَالسَّمَاءِ فَاقَ بَیْنَ الطَّاهِرِیْن

تاجدار و ارفع شاں عالی نسب || انکی رفعت ہے خرد سے ماورا

۱۹۶ اِنَّهٗ مَخْدُوْمُ كُلِّ الطَّالِبِ
شَمْسُ اَهْلِ الزُّهْدِ بَدْرُ الْمُتَّقِیْن

ہیں وہ مخدوم جہاں طالب ہیں ہم || ہیں وہ خورشید سپہر اولیا

۱۹۷ فَیْضُهٗ مِثْلُ سَحَابٍ هَاطِلٍ
اِسْمُهٗ فِی الْكَرْبِ غَوْثُ الْحَائِرِیْن

ہو رہی بارش ہے اُنکے فیض کی || نام ان کا دافع رنج و بلا

۱۹۸ كَانَ بَحْرَ الْجُوْدِ اَوْ عَيْنَ السَّخَا

مَحْضَرَ الْاَبْرَارِ مَوْلَى الْعَارِفِيْنَ

مرجعِ ابرار شیخِ عارفاں	منبعِ جود و کرم عینِ سخا

۱۹۹ فَهُوَ كَالشَّمْسِ الْمُنِيْرَةِ اَزْهَرُ

فِيْ شَرَافَةِ نَسَبِهِ الْحَقِّ الْمُبِيْن

مثلِ سورج ان کا ہے رخشاں نسب	ہے شرف بے شک مسلّم آپ کا

۲۰۰ اَخْبَرَ الْمَحْبُوْبُ حِيْنَ وِلَادَتِيْ

هٰذَا ابْنِيْ فَرْدُ حِزْبِ الْفَاضِلِيْنَ

پیش گوئی کی ولادت پر میری	ہوگا فاضل بالیقیں بیٹا میرا

۲۰۱ تَارِكُ الدُّنْيَا فَرِيْدُ عَصْرِهٖ

عَاشِقُ الْمَوْلٰى مُحِبُّ السَّائِلِيْنَ

تارکِ الدنیا فناہ فی العشقِ حق	جن کی یکتائی ہے عالم مانتا

۲۰۲ مَخْزَنُ الْعِرْفَانِ سُلْطَانُ الْهُدٰى

صَادِقُ الْاَقْوَالِ حَامِى الصَّالِحِيْنَ

تھے خزینہ علم و عرفاں کے حبیب	صادقِ اقوال تھے وہ بے ریا

لہ یہ قصیدہ امینیہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی پیش گوئی کا ہی نتیجہ ہے ۸۰ے۳

۲۰۳ خَادِمُ الْاِسْلَامِ قَرْمٌ اَفْضَلُ
طَالِبُ الرَّحْمٰنِ خَیْرُ الْاٰمِرِیْنُ

خادمِ اسلام مخدومِ جہاں	طالبِ عرفانِ ربِ دوسرا

۲۰۴ قُطْبُ دَهْرٍ وَّالْاِمَامُ حَقِیْقَةً
كَاشِفُ اَسْتَارِ عَیْنِ الْخَادِمِیْنُ

کھولتے ہیں خادموں کے دل کی آنکھ	وہ امامِ وقت قطبِ حق نما

۲۰۵ فَاتَ حِیْنُ الْعَصْرِ فِیْ حَالِ الْوُضُوْ
غَابَ شَمْسٌ فِیْ غَمَامٍ بِالْیَقِیْنُ

تھے نمازِ عصر کا کرتے وضو	جب پیامِ وصلِ حق سے آگیا
جان جانِ آفریں کے کی سپرد	تھا وضو پورا اگرچہ نہ ہوا
بایاں پاؤں دھو رہے تھے وائے جب	اجل کے بادل میں سورج چھپ گیا

۲۰۶ قُلْتُ تَارِیْخَ الْوِصَالِ سَیِّدِیْ
نَاشِیَ الْاَقْطَابِ صَدْرَ الْعَاشِقِیْنُ

۲۰۷ نِسْبَتُهُ النَّقْوِیِّ الْحُسَیْنِیِ الْبِهَاكِهْرِیْ
ذَاتُهُ بِالْحَقِّ مَوْلَی الصَّادِقِیْنُ

مرجعِ اہلِ صفا ہے اُن کی ذات	نسب ہے نقوی حسینی آپ کا

۲۰۸ قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اُبَیِّنَ نَسْبَہٗ
اِقْرَءْ وَاحْفَظْ یَا عَزِیْزَ الصَّالِحِیْن

سُن ذرا اب آپ کا شجرہ نسب	پڑھ اسے اور یاد کر بہر شفا

۲۰۹ مَظْہَرُ تَسْلِیْمٍ عَلٰی رَاْسِ الْھُدٰی
مَالِکِ الْکَوْنَیْنِ غَوْثِ الْعَالَمِیْن

ان پہ ہو صلوات کی بارش مدام	جو ہیں محبوب خدا خیر الوریٰ

۲۱۰ وَالْاِمَامِ شَاہ مُحَمَّدْ عَارِفٖ
ثُمَّ سَرْدَارِ عَلِیْ جَدِّ الْاَمِیْن

شاہ محمد پر بھی ہوں لاکھوں سلام	اور سردار علی میرے ابا

۲۱۱ ثُمَّ مَوْلَانَا الْکَمَالُ الْاَکْرَم
بَلْ خُدَا بَخْش رَخَیْرُ الْعَاصِمِیْن

۲۱۲ بَلْ اِلٰہِی بَخْشِ نُوْرِ عَیْنِنَا
ثُمَّ شَیْخٌ حَاکِمٌ وَالِی الْحَزِیْن

اور کمال علی و خدا بخش اہل حق	اور الٰہی بخش حاکم اصفیا

۵ آپ کا عرس مبارک، آستانہ عالیہ فیض آباد شریف چک ۲۰۸ ر ب ضلع لائلپور میں بتاریخ ۱۷-۱۸ ہاڑ ہوا کرتا ہے

۲۱۳ ثُمَّ خَاصٍ بَلْ نِظَامِ دِیْنِنَا
ثُمَّ اللّٰہُ دَادُ ھَادِی الطَّالِبِیْن

خاص اور سید نظام الدین پر	اور اللہ داد ہادی پر سدا

۲۱۴ ثُمَّ مَوْلَانَا الْحُسَیْنِ الْاَمْجَدِ
ثُمَّ مَوْلَانَا الشِّہَابِ ذِی الْیَقِیْن

۲۱۵ بَلْ عَلٰی دَوْلَتْ عَلِیِّ الْاَعْظَمِ
بَدْرِ دِیْنٍ ثُمَّ عَبَّاسٍ فَطِیْن

۲۱۶ بَلْ عَلٰی عَبْدِ الْکَرِیْمِ حِبِّنَا
بَلْ جَمَالٍ ثُمَّ سَعْدِی الصَّالِحِیْن

۲۱۷ ثُمَّ عَبْدِ اللّٰہِ آلِ نَبِیِّنَا
ثُمَّ شَیْخِ الْاَوْلِیَاءِ بَدْرِ دِیْن

شاہ حسین و حضرت سید شہاب	اور دولت علی پر ہوں سب بے بہا
بدر دین ثانی و عباس علی	سید عبد الکریم مہ لقا
اور جمال و سعدی و عبداللہ پر	اور بدر الدین اوچی پیشوا

۲۱۸ صَدرِ دِینٍ ثُمَّ مَحمُودِ العُلیٰ
سَیِّدِی المَولیٰ الشُّجَاعِ ذِی المَعِین

۲۱۹ ثُمَّ اِبرَاهِیمَ قُطبِ دَهرِهٖ
ثُمَّ شَیخِ قَاسِمٍ مَولیٰ الاَمِین

۲۲۰ ثُمَّ زَیدٍ ثُمَّ حَمزَةِ شَیخِنَا
بَعدَهٗ هَارُونَ شَیخِ الکَامِلِین

۲۲۱ بَل عَلیٰ المَولیٰ العَقِیلِ الاَفضَلِ
ثُمَّ اِسمَاعِیلَ جَدِّ البُهَا کهرِین

صدر دیں محمود اور سید شجاع	اور ابراہیم قاسم اتقیا
زید و حمزہ سید ہارون پر	شاہ عقیل و اسماعیل باصفا

ا۔ سید صدر الدین بخاری قدس سرہ ۶۰۹ھ کو اوچ شریف ریاست بہاولپور میں وارد ہوئے۔

۲۔ سید محمود کی سب سے پہلے شہر بخارا سے سکونت ترک کر کے بکھر (سندھ) میں تشریف لائے اور وہیں وصال پاک فرمایا۔ اور اسی وجہ سے آپ کی اولاد نقوی بھاکھری کے نام مشہور ہوئی۔

۲۲۲ ثُمَّ شَیْخٌ نَازِکٌ وَالْمُرْتَضٰی
ثُمَّ شَیْخٌ جَعْفَرٌ ثَانِیْ مُعِیْن

سیّد نازک جناب مرتضےٰ	سیّد جعفر امام باسخا

۲۲۳ ثُمَّ مَوْلَانَا النَّقِیُّ الْاَکْبَرُ
وَالتَّقِیُّ وَالرِّضَا نُوْرُ الْمُبِیْن

آقائے عالم نقی سیّد تقی	ابن حیدر سید موسیٰ رضا

۲۲۴ ثُمَّ شَیْخٌ کَاظِمٌ وَالصَّادِقُ
ثُمَّ شَیْخٌ بَاقِرٌ وَالِی الْحَزِیْن

---

۲۲۵ ثُمَّ مَوْلَانَا الْاِمَامُ زَیْنُنَا
وَالْحُسَیْنُ نُوْرُ عَیْنِ الْمُؤْمِنِیْن

سیّد السادات شاہ کاظم امام	جعفر صادق امام الاولیا
سیّد باقر امام ذی مقام	سیّد سجاد آل مصطفےٰ
سیّدِ شبیر رُوحِ کن فکاں	جانِ حیدر تاجدارِ کربلا

---

۲۲۶ بَلْ عَلِی الْمَوْلیٰ الْعَلِیُّ الْمُرْتَضیٰ
سَیِّدِی الْمَحْبُوْبِ هَادِی الْعَارِفِیْن

راز دارِ لامکاں خیبر شکن	مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا

۲۲۷ اِنَّ کَالْعُنْوَانِ مَوْلَانَا الْعَلِی
وَالْحَبِیْبُ کَالْمَعْنُوْنِ یَا قَرِیْن

ہیں علی عنوان بابِ زندگی	ہیں معنوں سید خیرالوریٰ

۲۲۸ مَنْ لَّہٗ الْمَوْلیٰ النَّبِیُّ الْاَکْرَمُ
کَانَ مَوْلَاہُ عَلِیٌّ بِالْیَقِیْن

جن کے مولا ہیں محمد مصطفیٰ	ان کے مولیٰ ہیں علی مشکل کشا

۲۲۹ جِسْمُہٗ جِسْمُ النَّبِیِّ الْمُنْتَقٰی
وَهُوَ مَظْهَرُ حِبِّنَا الْمَوْلیٰ الْاَمِیْن

جسم ان کا جسم ہے محبوب کا	مظہر ذات وصفات مصطفیٰ

۲۳۰ مُنْکِرُ اَصْحَابِ ذَاتِ الْمُصْطَفیٰ
مُنْکِرُ آلِ رَسُوْلِ الْعٰلَمِیْن

منکر اصحاب سرکارِ جہاں	بالیقیں ہے منکر آلِ عبا

۲۳۱ آلُہٗ فُلکُ النَّجاۃِ حقیقۃً
صَحْبُہٗ مِثْلُ النُّجُومِ الثَّاقِبِیْن

آلِ احمد ہے سفینۂ نجات	اور صحابہ ہیں ستارے باخدا

۲۳۲ کُلُّ نَسَبٍ فِی الْقِیامۃِ یُقْطَعُ
یَبْقیٰ نَسَبُ الْحُبِّ بِالْحَقِّ الْمَتِیْن

ماسوائے نسب احمد مجتبیٰ	منقطع ہے ہر نسب روزِ جزا

۲۳۳ صَارَ مَحْبُوْبُ الْاِلٰہِ وَبِنْتُہٗ
وَالْعَلِیُّ الْمُرْتَضیٰ مَوْلَی الْاَمِیْن

۲۳۴ ثُمَّ حَسْنَیْنِ وَصَحْبُ کُلُّھُمْ
ھُمْ وَسِیْلَۃُ کُلِّ فَرْدِ الْمُذْنِبِیْن

ہیں وسیلہ بس ہمارے پنجتن	زہرہؑ و حسنین علی و مصطفےٰ

۲۳۵ ھٰذِہٖ اَحْوَالُہٗ اَمْلَیْتُھَا
اِخْتِصَارًا اَبَیْنَ جَمِّ الطَّالِبِیْن

مختصر احوال ان کے لکھ دیئے	جن کی خاطر ہے آئیں سب کچھ بنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

پانچویں فصل

فی ذکر المناجات وعرض الحاجات من اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ سے مناجات اور اپنی دلی حاجات کے پیش کرنے میں ؎

آجاتا ہے لبوں پہ دعا کی جگہ دُرود	کیا پوچھتے ہو میرے مذاقِ سلیم کا

رَبَّنَا سَلِّمْ وَصَلِّ عَلَى الَّذِيْ ٢٣٦
مَا خَلَقْتَ بِمِثْلِهٖ فِي الْعَالَمِيْنَ

مصطفیٰ پر ہوں تیرے لاکھوں سلام	اے خدائے پاک ربِّ دوسرا

آتِنَا يَا رَبِّ تَوْفِيْقَ الْهُدٰى ٢٣٧
بَرَكَةَ الْمَحْبُوْبِ مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

یا خدا راہ ہدایت کر نصیب	از برائے مصطفیٰ خیر الوریٰ

عَبْدُكَ الْعَاصِي الذَّلِيْلُ الْمُذْنِبُ ٢٣٨
رَبِّ فَاغْفِرْ اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ

ہے تیرا بندہ گنہ گار و ذلیل	بخش دے مجھ کو میرے ربُّ العلا

۲۲۹ آتِنَا عِشْقَ النَّبِیِّ الْاَکْرَمِ
کَیْ اَکُوْنَ زَائِرَ الْبَیْتِ الْمَکِیْنْ

ہم کریں روضے کی زیارت باربار	یا خدا آدابِ الفت کر عطا

۲۳۰ رَبَّنَا وَارْزُقْ رِضَاءَ الْمُصْطَفٰی
ثُمَّ حُبَّ الْاَوْلِیَاءِ الْکَامِلِیْنْ

دے مجھے مولا رضائے مصطفیٰ	اور حبِ اولیا بھی کر عطا

۲۳۱ اَنْتَ رَزَّاقٌ کَرِیْمٌ مُحْسِنٌ
اَنْتَ غَفَّارٌ وَّدُوْدُ الْمُخْلِصِیْنْ

تو ہی ہے رزاق محسن اور کریم	تو ہی ہے بخشندہ جرم و خطا

۲۳۲ اَنْتَ مَعْبُوْدٌ عَزِیْزٌ وَّاحِدٌ
مَا سِوَاکَ لَیْسَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنْ

تو ہی ہے معبود واحد یا خدا	ہے جہاں کا کون رب تیرے سوا

۲۳۳ یَا اِلٰہَ الْکُلِّ یَا کَهْفَ الْوَرٰی
لَا اَکُوْنَ الْمُبْتَلٰی فِیْ یَوْمِ دِیْنْ

اے میرے معبودِ برحق حشر کو	ہر مصیبت سے مجھے لینا بچا

۲۲۴ يَا مُغِيثَ الْعَالَمِينَ تَوَفَّنَا
فِي الْمَدِينَةِ مُسْلِمًا كَالْمُؤْمِنِينَ

اے میرے خالق میرے فریاد رس	مرگِ مومن کر مدینے میں عطا

۲۲۵ كُنْ عَلَيْنَا رَاضِيًا بِنَبِيِّكَ
آتِنَا عَيْشًا كَعَيْشِ الصَّادِقِينَ

بہر احمد ہم پہ ہو یا رب تو خوش	کر حیاتِ صادقاں ہم کو عطا

۲۲۶ يَا اِلٰهَ الْخَلْقِ وَاحْفَظْ كُلَّنَا
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَوْتِ الْمُهِينِ

موت کی سختی سے بھی محفوظ رکھ	اور عذاب قبر سے بھی لے بچا

۲۲۷ نَجِّنَا يَا رَبِّ مِنْ نِيرَانِكَ
خُذْ لَنَا بِالْفَضْلِ وَاللُّطْفِ الْمُبِينِ

اپنے لطف و فضل و رحمت سے مجھے	نارِ دوزخ سے بچا لینا خدا

۲۲۸ لَيْسَ لِلْعَبْدِ الْفَقِيرِ بِضَاعَةٌ
مَاسِوَا حُبِّ نَبِيِّ الْعٰلَمِينَ

ایک بھی نیکی نہیں ہے میرے پاس	اے خدا حُبِّ محمد کے سوا

٢٤٩ یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاھِہٖ

مِنْ قَصِیْدَۃِ عَبْدِکَ التَّقْوِی الْاَمِیْن

اے خدائے پاک بہر مصطفیٰ	کر قصیدے کو قبولیت عطا

٢٥٠ زِدْ تَقَبُّلَھَا وَ زِدْ فَیْضَانَھَا

فِیْ زَمَانٍ تَبَیَّنَ جَمُّ الْمُؤْمِنِیْنْ

فیض اس کا جاری وساری رہے	جب تلک ہے اہل عالم کو بقا

٢٥١ اِنَّھَا بُشْرٰی لِطُلَّابِ الرِّضَا

ذُکِرَتْ حَالَاتُ شَیْخِ الْعَارِفِیْنْ

اہل دل اور رضویوں کے واسطے	ہے قصیدہ پاک مژدہ جانفزا

٢٥٢ رَبَّنَا اغْفِرْ صَاحِبَ تَصْنِیْفِھَا

وَالْمُتَرْجِمَ بَرَکَۃَ الْمَوْلَی الْمُعِیْنْ

بخش یارب صاحب تصنیف کو	اور اس کا ترجمہ جس نے کیا

٢٥٣ رَبِّ فَاغْفِرِ الَّذِیْ مَنْ قَالَھَا

رَبِّ فَاغْفِرْ کُلَّ فَرْدِ السَّامِعِیْنْ

بخش دے اُس کو کہ جس نے ہے پڑھا	سامعیں کو بھی برائے مصطفیٰ

إِنَّ تَسْلِيمَاتِ رَبِّي كُلَّمَا ۲۵۴
أَشْرَقَتْ شَمْسٌ وَّبَدْرُ الْعٰلَمِيْنْ

ہوں خداوندا تیرے لاکھوں سلام	جب تک ہے چاند سورج کی ضیا

كُلَّمَا يَبْقٰى كَلَامُ مُهَيْمِنٍ ۲۵۵
حَتّٰى قَامَ الدِّيْنُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنْ

جب تلک باقی رہے قرآن پاک	نام جب تک بھی رہے اسلام کا

وَالْغُدُوُّ وَالْأَصِيْلُ حَقِيْقَةً ۲۵۶
وَالنَّهَارُ ثُمَّ لَيْلُ الْعَاشِقِيْنْ

جب تلک قائم رہیں یہ رات دن	جب تلک موجود ہیں صبح و مسا

أَوْ دَعَى اللّٰهَ فَقِيْرٌ مُّذْنِبٌ ۲۵۷
أَوْ يُنَاجِي اللّٰهَ جَمُّ الْعَابِدِيْنْ

اولیاء اللہ رہیں جبتک حیات	جب تلک عاصی رہیں کرتے دعا

أَوْ أَتٰى سُحُبٌ بِغَيْثٍ هَاطِلٍ ۲۵۸
حَتّٰى لَمَعَ الْبَرْقُ بِالرَّعْدِ الْمُبِيْنْ

ابر جب تک بارشیں کرتا رہے	جب تک ہے برق میں نور و جلا

۲۵۹ تَنَزَّلُ دَوْمًا عَلٰی مَحْبُوْبِنَا
صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ خَتْمِ الْمُرْسَلِیْن

بھیج یارب ان پہ رحمت اور سلام ‖ شان ہیں جن کی ہے ختم الانبیا

۲۶۰ اَلْاَمِیْنُ خَادِمُ اَهْلِ الْهُدٰی
طَالِبُ الْمَوْلٰی اَبِی الْفَضْلِ الْفَطِیْن

ہے امین مخدوم و مولیٰ اور پھر ‖ نائب اور شاگرد ہے بو الفضل کا

۲۶۱ یَا خَلِیْلُ اُدْعُ بِخَیْرِ خِتَامِہٖ
ثُمَّ جُوْدِ الْمُصْطَفٰی فِیْ یَوْمِ دِیْن

خاتمہ بالخیر فرما یا خدا ‖ اور محمد کی شفاعت کر عطا

۲۶۲ مَذْهَبِیْ حَنَفِیٌّ خَیْرُ مَذَاهِب
دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ نُوْرُ الصَّادِقِیْن

اہل سنت حنفی المذہب ہوں میں ‖ ہے یہی اسلام کا حق راستہ

۲۶۳ مَسْلَکِی الْچِشْتِیْ وَرَضْوِی الْقَادِرِی
نَسَبُنَا النَّقْوِیْ وَاِسْمِیْ یَا الْاَمِیْن

وختم المواد بو دود کبیر
۲ ۸ ۳ ۱ ھ